

# ندائے خلافت



19

تنظيم اسلامی کا پیغام  
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا  
31 والہ سال

## تنظیم اسلامی کا ترجمان

15 شوال المکرم 1443ھ / 23 مئی 2022ء

### تین فتنے

حضور ﷺ کی امت کو تین فتوؤں سے شدید نقصان پہنچا ہے: پہلا مسلمان نام کی ان حکومتوں کا فتنہ جنہوں نے حضور ﷺ کی سنت اور اسلامی آئین کی پابندی سے اخراج کر کے حریت، مساوات، اخوت، مشاورت، عدل و انصاف اور کفالت عامہ جیسی قدریوں کو پاہل کیا اور امت کو زوال اور انتحار کی پستیوں میں دھکیل دیا۔ دوسرا فرقہ و مسلک پرستی اور نسلی تعصبات کا فتنہ، جس نے امت کے اندر وطنی اتحاد کو پارہ کر کے رکھ دیا۔ تیسرا دین کے اس عوامی تصور کا فتنہ جو انفرادیت کو جماعتی زندگی پر فوکیت دیتا ہے، فروعات اور مستحبات کو فرائض و واجبات پر مقدم ٹھہراتا ہے، جس میں فریضہ اقامت دین کا کوئی تصور نہیں اور جس نے دین کو کلکٹرے ملکے کیا اور اس کا سیاست سے رشتہ ختم کر دیا۔

انہی تین فتوؤں کے باعث امت کو ماہی میں چر کے سببے پڑے اور یہی وہ فتنے ہیں جن کی وجہ سے آج کفر و شرک کی عالمی طاقتیں امت پر مسلط ہیں اور امت اپنی سیاسی اور اقتصادی آزادی کھو چکی ہے۔

اب امت کا مسئلہ یہ نہیں کہ لوگ اپنے اپنے ممالک چھوڑ کر خفیٰ یا اہل حدیث بن جائیں بلکہ اس کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے باہم متفق ہو کہ امت کے اندر وطنی اتحاد کو مضبوط بنائیں، اس کی امت کے عالمی منصب کی بجائی کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کریں اور حضور ﷺ کی جامع سنت کے اتباع..... اقامت دین یا اسلامی نظام کے قیام..... کو اپنی انفرادی اور جماعتی زندگیوں کا ہدف بنائیں۔

”عالیٰ گیر امت اور فرقہ بندی“ از محمد تواز

### اس شمارے میں

وفاق شرعی عدالت کا رہا کے  
خاتمے کا فیصلہ

....Ilhan Omar's visit  
to Azad Kashmir

رمضان کے بعد مسلمان کیا کریں؟

تنظيم اسلامی کی دعویٰ و ترتیب سرگرمیاں

کیا امر یکہ پیشتر ابدل رہا ہے؟

غیر اسلامی خرید و فروخت کا روایج



## امت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دلسوزی

ڈاکٹر احمد

آیات: 01-06

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ الشُّعْرَاءِ

طسم ١ تلَكَ آيَتُ الْكِتَبِ الْمُبَيِّنِ ٠ لَعَلَكَ بَاخْرَحُنَّفَسَكَ أَلَا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ٢ إِنْ شَاءَنْزَلَ عَلَيْهِمْ  
مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا حُضُّعِينَ ٣ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذُكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَنِ مُحَدَّثٌ إِلَّا كَانُوا  
عَنْهُ مُعْرِضُونَ ٤ فَقَدْ كَذَّبُوا أَفْسَادَنَّهُمْ أَتَيْعُمْ أَمَا كَانُوا إِهِ بِسْتَهْزَعُونَ ٥

آیت: ۱ ﴿ طس م = ۱ ﴾

۲: ﴿تُلَكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ﴾ ”سروشن کتاب کی آیات ہیں۔“

آیت ۳: ﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَا يُكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾ (اے نبی ﷺ!) شاید آپ اپنے آپ کو ہلاک کر دیں  
گے اک اصاد میں کہ لوگ املاک نہیں الار سے۔

آیت: ۲۰ ﴿إِنَّ نَسَاءً كُلُّ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ أَيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَضِيعِينَ﴾ "اگر ہم چاہیں تو ان پر ابھی آسمان سے ایک ایسی نشانی اتار دیں جس کے سامنے ان کی گرد نیں جھک کر رہ جائیں۔"

انہیں ایسی کوئی نشانی دکھادیا ہماری قدرت سے کچھ بعید نہیں، لیکن اپنی خاص حکمت اور مشیت کے تحت ہم ایسا نہیں کر رہے۔ آگے چل کر اسی سورت میں اس حکمت کا ذکر بھی آئے گا۔

آیت: ۵ ﴿وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذُكْرٍ مِنَ الرَّحْمَنِ فَهُدًىٰ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعَرِّضِينَ ۝﴾ "اور ان کے پاس رحمن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی مگر یہ لوگ اس سے اعراض کرنے والے ہی ہوتے ہیں۔" انہیں مختلف انداز سے سمجھایا جا رہا ہے، انداز بدل کر آیات نازل کی جا رہی ہیں، مگر یہ لوگ ہیں کہ کسی نصیحت اور کسی یادداہی سے اثر لئے کوتیرا ہی نہیں۔

آیت ۲: «قَدْ كَذَّبُوا فَسِيَّاطِهِمْ أَكْبُرُوا مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهِزُونَ ۝» ”تواب جبکہ وہ جھٹلا چکے ہیں تو عنقریب ان تک پہنچ چاہیں گی جبکہ اس چجز کی جس کا یہ لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے۔“ یعنی عذابِ الٰہی کے ذریعے عنقریب ان کی پیکڑ ہونے والی ہے۔



## ستکار اور اسرا ف سے بچو



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبُسُوا مَا لَمْ  
يُخَالِفُهُ أَسْرَارُ أَفْوَاهِنَا)) (رواها موسى بن ناصي وأبي يحيى)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رض نے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اجازت ہے کھاؤ، پیو، دوسروں پر صدقہ کرو، اور کیٹھ میں بنا کر کھینچو، بشہ طکہ اسرا ف اور سنت میں فخر اور تکلیر ہو۔"

**تشریح:** کھانے پینے کی چیزیں اور بس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں ہیں۔ جس کو چھی خوراک اور اچھا بس میسر ہو اسے ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے۔

# نہاد نئے خلافت

تاختلافت کی بناؤ دنیا میں ہو پھر استوار  
لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگہ

تanzeeem اسلامی کا ترجمان نظائر خلافت کا فنیق

بانی: اقتدار احمد رخوا

15 تا 21 شوال 1443ھ جلد 31  
17 تا 23 مئی 2022ء شمارہ 19

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ مرود

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلیشر: محمد سعید اسعد طابع: بشیر احمد چودھری  
طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تانزیم اسلامی

"دارالاسلام" ملتان روڈ چونک لاهور۔ پوسٹ کوڈ 53800  
فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36۔ کے اڈا، اڈا، لاہور۔ 54700

فون: 03-35834000، 03-35869501

nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زیر تعاون

اندروں ملک ..... 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، امریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی امتحان خدام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قوں ہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون اگر حضرات کی تمام آراء  
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

## کیا امریکہ پینتر ابدل رہا ہے؟

جب امریکہ نے پاکستان کے اداروں کی مدد سے عمران خان کی حکومت کا تختہ اٹھا تو امریکہ کے لیے سمجھنا صحیح بھی تھا اور انتہائی آسان بھی کہ مہنگائی سے شہریوں کی سانسیں بند کر دینے والی حکومت کے ختم ہونے پر پاکستان کے عوام سکھ کا سانس لیں گے۔ عمران حکومت کے غیر مقبول ہونے کا معاملہ اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ کراچی کی ایک سیٹ سے تحریک انصاف کے قومی اسمبلی کے رکن ناہل قرار پاتے ہیں تو ضمنی انتخابات میں اگرچہ پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) ایک دوسرے کے مقابل تھیں۔ اپوزیشن کے ووٹ تقسیم ہو گئے تھے، تب بھی اپنی چھوڑی ہوئی نشت پر تحریک انصاف کی پانچویں پوزیشن تھی۔ گویا انتخابات میں تحریک انصاف کے امیدوار کو سمجھیدہ لیا ہی نہیں گیا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہر سیاہی مبصر کا خیال تھا کہ جو نبی عمران خان اقتدار سے آؤٹ ہوئے ان کے تو قریب آنے سے بھی لوگ گھبرا نہیں گے کہ کہیں وہ بھی عوام کے عیض و غضب کا شکار نہ ہو جائیں۔ لیکن فارسی کا محاورہ ہے: "تدیر گند بندہ تقدیر زندہ" یعنی انسان کوئی کام بڑے زور دار طریقے سے اور بڑے یقین سے کر رہا ہوتا ہے (آسے اپنے کام میں کامیاب نہشہ دیوار محسوس ہو رہی ہوتی ہے) لیکن تقریبہ بہری ہوتی ہے کہ کتنا بے توف، کم عمل، بے علم اور انجان انسان ہے۔ یا اس لیے کہ آسمانوں پر کچھ اور فیصلہ ہوا ہوتا ہے۔

امریکہ، پاکستان کے اداروں اور اپوزیشن نے انتہائی آسانی سے عمران خان کو اقتدار کے ایوانوں سے اٹھا بہر پھیکا۔ انہوں نے یا اس لیے کیا کہ امریکہ خطے میں اپنی پالیسیاں مسلط کرنے میں عمران خان کو رکاوٹ سمجھتا تھا اور جہاں تک اسٹیبلشمنٹ کا تعلق ہے وہ ایک غیر مقبول حکومت کا بوجہ اٹھاتے اٹھاتے تھک پھی تھی۔ پھر وہ ایک ایسے غیر مقبول حکمران کی خاطر امریکہ کو ناراض کیوں کرے۔ جہاں ان کے ذاتی اور ادارتی مفادات وابستہ ہیں۔ پھر یہ کہ اپوزیشن کو عمران کے مزید اقتدار میں رہنے سے جیل کی سلاخیں نظر آ رہی تھیں۔ وہ خود کو چانے کے لیے عمران خان سے جلد از جلد نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ انہیں میڈیا کا بھی بھر پور تعاون حاصل ہو گیا۔ مہنگائی یقیناً تھی اور بہت زیادہ تھی لیکن اسے میڈیا پر اتنا اچھا لگا کیا کہ یہ تاثر پیدا ہو گیا کہ جینا حرام ہو گیا ہے اور بھوک سے مرنے والوں کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور بیڈ گورننس سے سب کچھ تباہ و بر باد ہونے کو ہے۔ لہذا یہ سب ایک Page پر آگئے۔ ان سب کو یقین تھا کہ ایشی عمران حکومت بڑی زور اور مستحکم ہو گی اور انہیں عوام کی بھر پور حمایت حاصل ہو گی کیونکہ عمران سب کی نظر وہ میں مغضوب ہے۔ اور یہی حکومت امریکی مفادات کو آسانی سے آگے بڑھا سکے گی۔ نہیں حکومت نے امریکہ کو خوش کرنے کے لیے یک طرفہ طور پر اقدامات شروع بھی کر دیے۔ مثلاً بھارت سے مذکورات کے لیے عمران حکومت کی یہ شرط نہم کر دی کہ بھارت پہلے 5 اگست 2019ء والے اقدامات واپس لے۔ سعودی عرب کے دورے کے اختتام پر جو مشترکہ علامیہ جاری ہوا، اُس میں سعودی عرب کو یہ کہ مسئلہ پر

غیر مشروط حمایت کی لیکن دہانی کرادی۔ یوں امریکہ کو خوش اور ایران کو ناراضی کر دیا اور گزشتہ دنوں میں بھارت سے تجارت کے حوالے سے بھی کچھ نرمیاں اختیار کرنا قبول کر لیا۔ پھر یہ کہ وزیر خرم دشمن خان نے گزشتہ حکومت کی طرف سے روس سے کیے گئے انگریزی معاهدوں کے فرمیں ورک کا بھی صاف انکار کر دیا۔ لیکن جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ آسمانوں پر کچھ اور فیصلہ ہوا تھا۔ جس نے ان ساری منصوبہ بندیوں کو خاک میں ملا دیا۔

عمران خان نے یہ بیانیہ بنایا کہ امریکہ نے ایک بار پھر ہمیں غلام بنا لیا ہے اور ایک امپورڈ حکومت جس کی سرپرستی امریکہ کر رہا ہے، ہم پر مسلط کر دی گئی ہے۔ عمران خان کا یہ بیانیہ یوں پھیلا اور یوں ہمکا کے بڑے بڑے خفیہ اداروں اور مبصیرین آج تک آنکھتے بدنداں ہیں۔ گلی گلی اور محلہ محلہ ایک ہی پکار ہے۔ ”ہم کوئی غلام ہیں“ عمران خان کے جلوسوں میں حاضری کا یہ عالم ہے کہ پاکستان کے ہر شہر کے بڑے میدان کی تنگ دامنی عیاں ہو رہی ہے۔ لوگ گھٹوں بلکہ پہروں پہلے جلسہ گاہ میں پہنچ کر عمران خان کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ انقلاب مبصر اور ہر تجزیہ نگار کو حیران کر رہا ہے۔ امریکہ نے یہ صورت حال دیکھی تو وہ حیران اور پریشان ہو کر نئی حکومت سے دور ہو رہا ہے۔ یہاں PDM کی اس غلطی کا ذکر بھی ضروری ہے کہ اس نے امریکہ سے جب عمران حکومت کو ختم کرنے کے معاملات طے کیے تو اس لیکن دہانی کو معاهدے کا حصہ کیوں نہ بنایا کہ عمران حکومت کو گرانے کے بعد جب ان کی حکومت قائم ہو گی تو امریکہ انہیں معاشی بحران سے نکلنے کے لیے یوں مدد کرے گا۔

امریکہ کا معاملہ یہ ہے بلکہ آج دنیا کی ہر حکومت کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملکی مفادات کے مطابق آگے بڑھتے ہیں اور پیچھے ہٹتے ہیں۔ انہیں محبت نہ کسی حکومت سے ہوتی ہے نہ اپوزیشن سے ہوتی ہے۔ وہ حالات کے مطابق صرف اپنے مفادات کو سامنے رکھ کر دوسروں سے تعلقات بناتے اور بگاڑتے ہیں۔ لہذا امریکہ نے جب محسوس کیا کہ نئی حکومت بڑی طرح لڑکھرا رہی ہے اور اس کے ہھرے ہو جانے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا اور عمران خان کو زبردست عوامی حمایت حاصل ہو گئی ہے تو امریکہ کے بینٹرا بدلنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ اب وہ تحریک انصاف اور عمران کو گھاس ڈالنا شروع ہو گیا ہے۔ زلمے خلیل جو اصلًا تو افغانستان کے حوالے سے امریکی حکومت کا ایک ایڈ وائز را اور معاون ہے۔ وہ ظاہر افغان طالبان کے حوالے سے اور اصلًا پاکستان کے حالات کے حوالے سے تحریک انصاف سے رابطے کر رہا ہے۔ بہر حال یہ شفت اتنا آسان نہیں اور آنا فنا ہونے والا کام نہیں۔ ہم عمران خان اور اس کی تحریک انصاف کو تنبیہ کرتے ہیں کہ اگرچہ ہم اس

بات کے حق میں تو نہیں کہ ہماری کوئی حکومت اعلانیہ اور باؤاز بلند امریکہ کو اپنا دشمن قرار دے دے اور اختلافات کو تصادم کی طرف لے جائے لیکن ہم اتنا جانتے ہیں کہ امریکہ اور پاکستان فطری دشمن ہیں۔ امریکہ کے لیے پاکستان کا حقیقی اور دلی دوست بننا ممکن نہیں امریکہ کے تمام اداروں پر بلا واسطہ اور بالواسطہ یہودی قابض ہیں اور پاکستان اور اسرائیل کی دشمنی نظریاتی، پیدائشی اور ازی ہے۔ ہم اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے امریکہ کی پوری شدت سے مخالفت کریں گے چاہے وہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی پشت پر ہو یا تحریک انصاف کی حکومت سے دوستی کا دعوے دار ہو، چاہے وہ کسی دوسری سیکولر یا قوم پرست جماعت کی پشت پر ہو یا کسی مذہبی جماعت سے اس کی گاڑھی چھپتی ہو۔ لیکن امریکہ کسی بھی صورت اور کسی بھی وقت پاکستان اور اسلام کا دوست نہیں ہو سکتا۔ لہذا اگر ہمارا خیال کسی قدر صحیح ہے کہ امریکہ واقعتاً پینترا بدل رہا ہے تو ہم خاص طور پر عمران خان سے کہیں گے کہ مشتری ہو شیار باش! اس لیے کہ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ امریکہ پاکستان سے برہنی اور غصہ کا اظہار کرے یا پیار و محبت سے بات کرے، وہ اسلام سے دشمنی ترک نہیں کر سکتا۔ یہ اس کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔ امریکی انتظامیہ میں موجود صہیونی اُسے ہرگز ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ اس لیے کہ یہ سیکولر ازم اور خاص طور پر اسرائیل کے لیے موت کا پیغام ہو گا۔

گریٹر اسرائیل کے راستے میں صرف پاکستان اور اس کا ایٹھی اسلحہ حائل ہے۔ لہذا ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ حکومت PDM کی ہے یا تحریک انصاف کی، ہمیں ان کے امریکہ سے تعلقات پر نظر رکھنا ہو گی۔ عمران خان باؤاز بلند not absolutely کہے یا نہ کہے، اُسے ذہنی، فکری اور عملی طور پر امریکہ کو not absolutely کہنا ہو گا۔ وگرنہ مسلم لیگ (ن) اور PDM سے بلکہ اپنی بساط سے بھی بڑھ کر ہم عمران خان اور اس کی حکومت کی پوری شدت سے مخالفت کریں گے۔ کیونکہ ہماری امریکہ دشمنی کی وجہ امریکہ کی اسلام دشمنی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری اسٹیبلشمنٹ ہو یا عدیلیہ یا یورو کریسی یا سیاست دان ہوں یا میڈیا، یہ سب امریکہ سے اپنے مفادات کی وجہ سے پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کی مخالفت کرتے ہیں۔ جبکہ اسلامی نظام کا قیام ہمارا فوری ہدف ہے اور ہماری زندگی کا مشن ہے۔ لہذا ہمیں اس شیطان اکبر کے اور پاکستان میں موجود اس کے چیزوں کے خلاف جہاد کرنا ہو گا۔ قطع نظر اس کے کہ اُن کا تعلق کس جماعت یا طبقے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی جانی، مالی اور ذہنی تو انہیوں کے ساتھ اس جہاد میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

# رمضان کے بعد مسلمان کیا کریں؟

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)



مسجددار اسلام باغ جناح لاہور میں صدر ائمہ خدام القرآن لاہور محترم ذاکر عارف رشید کے خطاب عید الفطر 3 مئی 2022 کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد! کل شکر بکل تعریف اس ذات بے ہمتا کو ہے جس نے اس سال ہمیں یہ موقع فرما، ہم کیا کہ ہم ماہ رمضان کی برکتوں اور سعادتوں سے مستفید ہو سکیں۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان آیا اور بہت تیزی سے گزر گیا۔ یہ صرف میرا احساس نہیں ہے، غالباً آپ بھی محسوس کرتے ہوں گے کہ رمضان داعل ہوا تھا اور فوراً انکل گیا۔ ایک احسان محرومی ہر شخص کو ہونا چاہیے۔ خاص طور پر وہ افراد جنہوں نے اس رمضان کی برکتوں اور سعادتوں سے وار حصہ وصول نہیں کیا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عبادت توفرض کی تھی اس کی اصل غرض کیا تھی:

اے ایمان والو! تم پر بھی روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسے کہ فرض کیا گیا تھام سے پہلوں پر تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔ (ابقرہ: 183)

دن کا روزہ تقویٰ کی اصل روح کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں پچنا، یعنی گناہوں، غلط کاموں، بے حیائی کے کاموں، جھوٹ سے پچنا۔ یعنی طویل فرست رات کے اوقات میں ایک بڑا حصہ اس نے قرآن حکیم کے ساتھ پر کیا۔ اس کو سمجھا، اس کو پڑھا، اس پر غور و فکر کرتا رہا ہے، اسے اپنا لاحق عمل بنانے کے لیے عزم و ارادہ کرتا رہا۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا رہا۔ یہ دنوں مل کر اس روزے کی اصل عبادت بنتی ہیں۔

اس ایک مینے کی مشق کا نتیجہ کیا لکھنا چاہیے؟ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اگر اس ایک مینے میں ہم اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے رکھتے ہیں تو اس کالازی تیزی یہ لکھنا چاہیے کہ سال کے بقیہ گیارہ مینے جن چیزوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے کم سے کم ان سے تو مجتنب رہیں۔ حالانکہ روزے کی حالت میں جائز اور مباح چیزوں سے بھی منع کر دیا گیا تھا۔

دوسری چیز قرآن کریم کی تلاوت ہے، میں نہیں سمجھتا کہ کسی مسلمان نے اس ماہ میں قرآن کریم کی تلاوت

﴿إِنَّ أَنْذُلَنَا فِي لَيْلَةِ الْقُدُّرِ﴾ (القدر) یقیناً نے اتارا ہے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں۔

## مرتب: ابو ابراہیم

تقویٰ اصل میں بندگی کی وہ روح ہے جس کے حوالے سے اللہ چاہتا ہے کہ ہمارے اندر پیدا ہو۔ یقیناً آپ ذہن میں نصب کر سکتے ہیں کہ جو چیزیں ہمارے دین میں حرام ہیں، ناجائز ہیں، خلاف شریعت ہیں، ان سے مجتنب رہنا تو سال کے باہر مینے مطلوب ہے۔ لیکن اس گا تو وہ وقت بہت سخت ہوگا۔ اس مبارک میں اللہ نے ہمیں یہ موقع فرما، ہم نیکیاں کمالیں۔ عام دنوں میں اگر نیک عمل کا جرحو ثواب دی گئتا ہے تو رمضان میں یہ اجر و ثواب بعض اوقات سات سو گناہ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔ ظاہر ہے پھر وہ لوگ بڑے ہی محروم رہ جائیں گے جنہوں نے یہ مینے نکال دیا لیکن ان میں وہ جذبہ محکمہ موجود نہیں تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سات سو گناہیاں اس سے بھی بڑھ کر اجر و ثواب عطا فرمائے۔ روزے کے دو اجزاء خاص طور پر زہن میں رکھیں۔ ایک تلقع ہمارے ظاہر کے

پاکستان 27 رمضان 1366ھ کو جود میں آیا۔ قمری اعتبار سے 77 سال ہو چک جبکہ اسی سال کے چودہ اگست کو شمشی اعتبار سے 75 سال ہو جائیں گے۔ یہ میں جائز کیلینا چاہیے کہ جو ملک ہم نے اللہ کے لئے کو سر بلند کرنے کے لیے، اللہ کی شریعت کو نافذ کرنے کے لیے حاصل کیا تھا، ان 75 سالوں میں اس کے لیے کتنی کوشش کی ہے؟ آج ہماری معيشت، ہماری معاشرت کا اسلام کے ساتھ کتنا تعلق ہے؟ بہر حال یہ بات بڑی تعلق ہے کہ جائے اس کے کہ ہم اسلام کی طرف پیش قدی کرتے اُنہاں ہم نے اسلام کی خالف سمت میں سفر شروع کر دیا۔ اس سال بھی 27 رمضان جمعۃ المبارک کے دن آیا ہے۔ یہ الفاظ والد محترم ذاکر اسرار احمدؒ کے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے 27 رمضان کو قرآن حکیم کا نزول فرمایا تھا وہی کیفیت تھی کہ 27 رمضان کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملک ہمارے حوالے میں انتخابات کا اعلان ملک میں کشیدگی اور تصادم کی فضا ختم کر سکتا ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کی متحده اپوزیشن بڑے اصرار سے فوری انتخابات کا مطالبہ کر رہی تھی جبکہ تحریک انصاف کی حکومت انتخابات سے گریز کر رہی تھی لیکن اب تحریک انصاف فوری انتخابات کا مطالبہ کر رہی ہے جبکہ P.D.M کی حکومت انتخابات کے انعقاد سے گریز کر رہی ہے۔ بہتر یہ تھا کہ فریقین اس مسئلہ کو باہمی مذاکرات سے حل کر لیتے لیکن بدقتی سے فریقین اپنے اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تحریک انصاف نے انتخابات کا اعلان نہ ہونے کی صورت میں میں کے آخر میں اسلام آباد کی طرف لا نگ مارچ کا اعلان کر دیا ہے جو حکومت اور اپوزیشن کے درمیان کھلے تصادم کا باعث بن سکتا ہے جس سے ملک میں افراتفری پھیلنے اور قیمتی جانوں کے ضیاع کا خطرہ ہے۔ پھر یہ کہ ملک کی معاشی صورت حال جو کہ پہلے ہی اچھی نہیں مکمل تباہی کی طرف چلی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ جب تمام سیاسی جماعتیں جلد یا بدیر انتخابات ضروری سمجھتی ہیں تو کیوں نہ انتخابات کا فوری اعلان کر کے ہر قسم کے تصادم سے بچا جائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

کتاب قاعدہ اہتمام نہ کیا ہو، خواہ وہ رlyn پارہ ہے، نصف پارہ یا کم سے کم داعیہ تو فرش کے اندر موجود ہوتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں ایک مرتبہ قرآن حکیم کو مکمل کرلوں۔ یہ جو آپ کو مشق کرائی گئی پورے تیس دن، اس میں کم سے کم اتنا تسلسل رہنا چاہیے کہ سال کے تین مہینوں میں روزانہ تلاوت کا تھوڑا بہت اہتمام کریں۔ ایک زمانہ تھا کہ گھر گھر سے تلاوت کی آواز آتی تھی، بزرگ، جوان، پچ سیت روڈگار! یہ میں ایک ایسا خطے عطا فرمادے کہ جہاں ہم تیرے دین کا بول بالا کریں گے، تیری شریعت کو نافذ کریں گے اور وہ معاشرہ قائم کریں گے جو پوری دنیا میں ایک مثالی معاشرہ ہوگا۔ یہ الگ بات ہے کہ ہندوؤں اور انگریز کی تعلق بات ہے کہ رمضان کی مشق کا نتیجہ مگر شوال میں یہ نکلا۔ بہر حال تلاوت کا معمول رمضان کے بعد بھی قائم رہنا چاہیے۔ دعا ہے کہ میں اس پر کار بند رہوں اور اللہ آپ کو بھی توفیق دے۔ آمين!

پریس ریلیز 13 مئی 2022ء

## انتخابات کا اعلان ملک میں کشیدگی اور تصادم کی فضا ختم کر سکتا ہے

### شجاع الدین شیخ

انتخابات کا اعلان ملک میں کشیدگی اور تصادم کی فضا ختم کر سکتا ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کی متحده اپوزیشن بڑے اصرار سے فوری انتخابات کا مطالبہ کر رہی تھی جبکہ تحریک انصاف کی حکومت انتخابات سے گریز کر رہی تھی لیکن اب تحریک انصاف فوری انتخابات کا مطالبہ کر رہی ہے جبکہ P.D.M کی حکومت انتخابات کے انعقاد سے گریز کر رہی ہے۔ بہتر یہ تھا کہ فریقین اس مسئلہ کو باہمی مذاکرات سے حل کر لیتے لیکن بدقتی سے فریقین اپنے اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تحریک انصاف نے انتخابات کا اعلان نہ ہونے کی صورت میں میں کے آخر میں اسلام آباد کی طرف لا نگ مارچ کا اعلان کر دیا ہے جو حکومت اور اپوزیشن کے درمیان کھلے تصادم کا باعث بن سکتا ہے جس سے ملک میں افراتفری پھیلنے اور قیمتی جانوں کے ضیاع کا خطرہ ہے۔ پھر یہ کہ ملک کی معاشی صورت حال جو کہ پہلے ہی اچھی نہیں مکمل تباہی کی طرف چلی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ جب تمام سیاسی جماعتیں جلد یا بدیر انتخابات ضروری سمجھتی ہیں تو کیوں نہ انتخابات کا فوری اعلان کر کے ہر قسم کے تصادم سے بچا جائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

اسی طرح نمازوں میں باقاعدگی لازم ہے۔ نماز ہمارے دین کا بناidی ستوں ہے۔ رمضان میں مساجد بہت پر رونق رہی ہیں۔ عام دنوں میں اگر کوئی نماز کا اہتمام نہیں کرتا تھا، نمازوں وقت پر نہیں پڑھتا تھا یا نماز کے لیے مسجد میں حاضر نہیں ہوتا تھا تو اس ایک ماہ میں کم سے کم اس کو کچھ عادت تو پڑی، ٹریننگ تو ہوئی۔ لہذا یہ پورے سال میں نماز کی ادائیگی میں ایک باقاعدگی ہونی چاہیے۔

اسی طرح صدقہ و خیرات کا مردم مسلمان کے اندر جذب ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے استقبال رمضان کے خطبہ میں فرمایا تھا:

(یا ایها الناس قذ اظلّکم شہر عظیم) پھر حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے مہینے میں رمضان کی تیاری شروع کرتے تھے۔ بہر حال جن چیزوں کا اس ماہ مبارک میں اہتمام کیا ہوا تھا کو شوشت کریں کہ ان کو اپنی زندگی میں جاری و ساری رکھیں۔ پھر رمضان میں اگر قیام الیل کا کسی قدر اہتمام تھا، رب کے ساتھ رہا و نیاز کا کچھ اہتمام کرو تو رمضان کے بعد بھی روات کے اوقات میں اس کا کچھ منہ کچھ اہتمام ہونا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ فرض عبادت ہے لیکن اس ٹریننگ کا نتیجہ یہ لکھنا چاہیے کہ اللہ کے ساتھ ہم اپنا عقل مضمبوط سے مضبوط بنائیں۔ اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا تھا: (وهو الشہر المؤاسات) ”یہ باہمی ہمدردی کا

کردیا۔ (لِتَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ) (۱۵) تاکہ ہم دیکھیں کہ جو وعدہ ہمارے ساتھ تم نے کیا تھا اس کو پورا کرتے ہو یا نہیں کر رکھے۔

یہ حقیقت قرآن حکیم میں، بیان کردی گئی ہے کہ جو قوم بھی اللہ سے کیے ہوئے وعدے کو پورا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیتا ہے۔ نفاق وہ مرض ہے کہ جس کے بعد وہ عزت اور وقار انسانوں سے چھپ جاتا ہے جو اسلام کی بدولت ان کو ملا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انجام سے محفوظ رکھے۔

بہرحال اس ملک خداداد پاکستان کی 77 ویں سالگرہ ہم نے اس سال منائی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے ایک خاص فیصلہ کرو دیا جس کے لیے تنظیم اسلامی، جماعت اسلامی اور دیگر دینی علقوں اور شخصیات نے بہت محنت اور کوشش کی تھی۔ 20 برس پہلے فیڈرل شریعت کورٹ نے جو فیصلہ دیا تھا کہ بینک اٹھرست سود ہے اور اس سودی نظام کو ختم کر کے غیر سودی معاشی نظام تشکیل دیا جائے۔ سودوں کا نہاد ہے جس کے لیے قرآن حکیم میں وہ الفاظ آئے ہیں جو کسی اور کتاب کے لیے نہیں آئے۔ فرمایا:

﴿قَوْنَى لَهُ تَفْعَلُوا فَإِذْنُوا بِحَرْجٍ وَرَسْوَلُهُ عَلَى الْقَرْبَةِ﴾ (البقرہ: 279) ”پھر اگر تم نے ایسا کیا تو خبردار ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔“

الحمد للہ اس 27 رمضان کو ہماری فیڈرل شریعت کورٹ نے سود کے خلاف فیصلہ سنادیا۔ معزز عدالت نے تمام فریقین کو پھر پور موقع دیا، سب کے دلائل سے اور بالآخر فیصلہ کرو دیا گیا جو بہت ہی خوش آئند بات ہے۔ اس لیے کہ بہت بڑا مرحلہ جو بھی تک یہ طے ہی نہیں ہو پا رہا تھا کہ بینک جو سودی لین دین کرتا ہے وہ بھی ربا کے شار میں آتا ہے یا نہیں آتا۔ لیکن اس فیصلے کے بعد گویا کہ اب یہ بات متفق علیہ ہو چکی ہے کہ یہ بینک کا اٹھرست بھی ربا ہے۔ اس کے لیے اب موقع دیا گیا کہ پانچ سال کے اندر اندر اس معاملہ کو ہر نوع کی خجالت سے پاک کر دیا جائے۔ ایک بیریم ایک ماہ کا لگایا ہے۔ ایک بیریم دسمبر 2022ء کا لگایا ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا دعا کریں کہ یہ جو ایک بہت بڑی اہم پیش رفت ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے الگے مراحل کو آسان فرمائے۔ ابھی بڑی رکاوٹیں ہیں، لیکن اس سودی نظام کے مقابلہ

کے لیے تجویز اور مشورے بالکل تیار ہیں جن کی تیاری میں سکالرز اور علماء نے بڑی محنت کی ہے۔ اصل شے یہ ہے کہ نیت موجود ہے یا نہیں، اپنی حیثیت کو سودے سے پاک کرنا مقصود ہے یا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو الگبوں کے مابین ہوتے ہیں، وہ جدھر چاہتا ہے موڑ لیتا ہے۔ لبذا اللہ کرے کہ اس فیصلے کے بعد ہماری ریاست اور آگے بڑھے اور کم سے کم یہ فضا جس میں ہم سودی لین دین کے حوالے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اعلان بغاوت کیے ہوئے ہیں، یہ ماحول بدے اور ہم اللہ کی فرمائیں داری کا راستہ اختیار کریں۔ باقی جو فلسطین اور بھارت میں مسلمانوں پر مظلوم کیے جا رہے ہیں، جس طرح عصموں کو تاریکیا جا رہا ہے، جس طرح ان کی جائیدادوں کو، الماک کو آگ لگائی جا رہی ہے، ہم سوائے اس وقت دعا کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔

ہمارے اندر اگر وہ بات ہوتی کہ «وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ» (آل عمران) اور تم ہی سرپندر ہو گے اگر تم موسوٰن ہوئے۔“ اگر واقعتاً ہمارے اندر ایمان ہوتا تو پھر کسی خطے میں مسلمانوں پر ظلم ہو تو ہم یہاں کھڑے ہو کر احتاجن کرتے۔ بھارت میں جس طرح مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے اور ہندوتوں کے مطابق بھارت میں سوائے ہندووں کے اور کوئی نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ بھارتی مسلمانوں پر اپنی خصوصی رحمت نازل فرمائے۔ پھر اسی ماہ مبارک میں جو حکومت کی تبدیلی ہوئی ہے اس کے بارے میں بڑے خدشات ہیں، خطرات ہیں کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس معاطلے میں بھی حالات کو سازگار بنائے اور اللہ کی رحمت ہمیں اپنی آغوش میں لے لے۔ آمین!



الرسانی شیخ العالی شیخ  
تanzeeem.org



ہدایہ تازکرہ الرحمان  
لیلیت حسینی

# رجوع الی القراءوس

المیت: انفرمیٹیٹ (مردو خواتین)

دورانیہ : ۹۴ ماہ

## نصاب

- عربی گرامر (صرف و نحو)
- ترجمہ و ترکیب قرآن (مع تجزیہ تضییحات)
- تجوید و ناظرہ
- حدیث و اصطلاحات حدیث
- قرآن حکیم کی فکری عملی رہنمائی
- فکر اسلامی
- سیرت النبی ﷺ
- عقیدہ اور نیادی فقیہی مسائل
- خصوصی حاضرات

## آغاز

24

مئی 2022ء

## آخر ربع

23

مئی 2022ء  
صح 08:00 بجے



مزید معلومات کے لیے



Online  
tanzeem.org/markaz-tanzeem

پیرتاجمعہ (عج 01:00ء 8:00 بجے)

- یہ دن لاہور ہائرشوار کے لیے ہائل کی محدود سہولت موجود ہے
- خواتین کے لیے پارہہ انتظام موجود ہے

رابطہ: (مبشر عارف) ۰۳۳۴-۵۶۳۲۲۴۲ ۰۴۲) 35473375-78

23 KM ملائن روڈ چوہنگٹ لاہور

ایمیل: riqc@tanzeem.org  
ویب: www.tanzeem.org

دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی

oram اس پاکستانی مدنی جماعتیں نے اپنے انتظامیہ کو دوڑھیتے ہوئے شکر کے خلاف ایک شعبہ تحریک پلا گیں جس میں  
نماز شریعت کے پہلے احمد کے طور پر سود کے خلاف کے مطالبہ کر لے گئے ہوں ہمچنان الدین شیعی

سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ بہت برا برا یک قدر ہے لیکن یہ ابتدائی تدبیر ہے، ابھی بہت بڑے اقدامات کرنا  
باتی ہیں ورنہ اس فیصلے کی برکات ظاہر نہیں ہو سکیں گی: حافظ عاطف وحید

مدنی جماعتیں اپنے اکام کو یا الپ یا چکر یا گھست یا اشنان ہے کہ وہ قوم کو ہر دنی جاں کے کیسے ہوتا ہے ہلاکتیں ہدایت کرنا چاہیے

## وفاقی شرعی عدالت کا ربانے کے خاتمے کا فیصلہ کے موضوع پر حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال



**سوال:** 27 رمضان المبارک کو وفاقی شرعی عدالت کا انسداد سود کے بارے میں فیصلہ آیا ہے اس پر آپ کے تو اس میں اگر آپ فیصلہ کریں گے تو یہ فیصلہ باعث برکت ہو گا۔ میں نے عدالت میں گیم چیلنج کا لفظ استعمال کیا تھا کہ ہم قرضوں میں جذبے ہوئے ہیں اگر عدالت سود کے خلاف فیصلہ دے دے تو یہ اس کا اس قوم پر بہت بڑا احسان ہو گا کہ ہماری معیشت سودا اور رزق حرام سے پاک ہو جائے ایک ماہ ہے۔ اس کے بعد کوثر نے نئے قوانین بنانے کی ڈیڈ لائن دی ہے جو مخفیہ کا کام ہے کہ وہ قانون سازی کریں۔ چنانچہ مخفیہ کو یہ ناسک دیا گیا ہے سو کو تحفظ دینے والے جتنے قوانین ہیں (تقریباً 25 یا 26) ان کی جگہ 31 دسمبر 2022ء تک نئے قوانین بنائے۔ گویا یہ ڈیڈ لائن بھی کوئی بھی نہیں ہے۔ البتہ جہاں تک پانچ سال کی مدت کی بات ہے تو وہ اصل میں مکمل مانسونیشن کی مدت ہے کہ پورے نظام میں جہاں جہاں سود کی آمیزش ہے اس کو ختم کیا جائے اور اسلام کا نظام معیشت جو کہ ایک عادلانہ نظام ہے اور کوثر کے ریمارکس کے مطابق وہ ہی بتیرین نظام ہے، اس کے اندر خطرات کم ہیں، الہا اس میں کنورٹ کرنے کے لیے 31 دسمبر 2027ء کی ڈیڈ لائن دی ہے۔ پھر اضافی طور پر یہ ذمہ داری بھی لگائی ہے کہ آئین کی شق 3-29 میں جو پرنسپل آف پالیسی بیان ہوا ہے اس کے مطابق نئے قوانین کو موثر بنایا جائے۔ اس کے لیے ہر سال باقاعدہ پر اگریں روپورت تیار ہو جو اداروں (قوی اسلحی اور سینٹ) میں پیش کی جائے۔ گویا اصولی طور پر اس فیصلہ کے بعد اس پر اس واقع تناقض ہو گا اور ہر معاملے کے حوالے سے بحث ہو گی اور اس کی پر اگریں سامنے آتی رہے گی۔ ہر حال دیکھا جائے تو اتنے بڑے کام کو اگر کرنا ہے تو اس کے لیے یہ راستہ بہت موزوں اور آئینی ہے۔

برکتوں والا مہینہ ہے اور اس میں پاکستان کا قیام بھی ہوا تھا تو اس میں اگر آپ فیصلہ کریں گے تو یہ فیصلہ باعث برکت ہو گا۔ میں نے عدالت میں گیم چیلنج کا لفظ استعمال کیا تھا کہ ہم قرضوں میں جذبے ہوئے ہیں اگر عدالت سود کے خلاف فیصلہ دے دے تو یہ اس کا اس قوم پر بہت بڑا احسان ہو گا کہ ہماری معیشت سودا اور رزق حرام سے پاک ہو جائے

مرقب: محمد فیض چودھری

**سوال:** 27 رمضان المبارک کو وفاقی شرعی عدالت کا پیدا کیے تھے اس فیصلے نے ان سب کو ختم کر دیا ہے اور یہ دوسری بات ہے کہ میں اس میں کلیرنی آگئی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں اسے ایک ابتدائی قدم سمجھتا ہوں اور ابھی بہت بڑے بڑے اقدامات کرنے باقی ہیں ورنہ اس فیصلے کی برکات ظاہر نہیں ہو سکیں گی جس کی ہم تو قوع کر رہے ہیں۔ یعنی ابھی انسداد سود کے حوالے سے بہت سارے چیلنجز روپیش ہیں اور اس عظیم مقدمہ کو آگے بڑھانے اور مزیید محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

**فرید احمد پراچہ:** یہ فیصلہ بہت خوبی اور اطمینان کا باعث ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ الحمد للہ رب العالمین! یہ فیصلہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے خاص مدد ہے ورنہ اس کوثر میں اس کیس کو چلتے ہوئے 20 سال کا عرصہ ہیت چکا ہے۔ 2015ء سے پہلے اس کیس کے حوالے سے ایک غور سے دیکھیں تو یہ ناکم فریم ایک نہیں ہے بلکہ تین ناکم فریم ہیں جو مختلف اهداف کو سامنے رکھ کر دیے گئے ہیں۔ 16 یا 17 قوانین اور provisions of laws ایسے ہیں جن میں لفظ انتہست آیا ہے ان کو ختم کر کے ان کی جگہ نئے قوانین وضع کرنے کے لیے عدالت نے کہا ہے۔ مزید یہ ہو گا۔ میں نے عدالت سے گزارش کی تھی کہ رمضان

سے بات چیت ہو سکتی ہے کہ اگر ہماری ضرورت اس طرح کی ہے تو ہم آپ سے سودی قرض نہیں لینا چاہتے، ہم کسی بڑی یا میگا پر اجیکٹس سے related جو کوئی فنڈنگ آپ سے اگر یہیں گے تو وہ کسی نہ کسی شرعی بنیاد پر ہو گی اور وہ معاملہ پھر چیخ کیے جانے کے قابل ہو گا کہ کیا واقعی وہ شرعی ہے یا نہیں ہے۔ اس لیے کہ کوئٹہ نے ربا کی تمام ٹرانزیکشن کی بھی وضاحت کر دی ہے چاہے وہ کسی لیبل کے تحت ہو رہی ہوں، چاہے اس کے لیے اسلامک فناں کا نام ہی استعمال کیوں نہ ہو رہا ہو، لیکن اگر وہ ان شکلوں میں آئے گی تو وہ بھی ربا ہو گی۔ یہ بہت ثابت قدم ہے۔ اس اعتبار سے اگر آپ کسی بھی پر اجیکٹ کے لیے فنڈنگ لیں گے تو وہ فنڈنگ آپ اپنی مودودی میں لے سکتے ہیں جن کی شریعت میں اجازت ہو گئی اور نہ آپ پر اجیکٹ کو شروع نہ کریں۔ یہ جو ہم نے کھلا کھاتا رکھا ہوا ہے کہ پیسے لے لیے جائیں اور اپنے اپر قرضوں کا بوجھ بڑھاتے چلے جائیں اور وہ اتنا بڑھ جائے کہ اب ہم اپنے تمام اثاثے بھی چھ دیں تب بھی ہم وہ قرض بلکہ اس کا سودا دا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ تباہی ہم پر ان تمام لوزنی کی وجہ سے آئی ہے جو سود پر تھے۔

**سوال:** عدالت کوہی ارڑ دیا ہے کہ اگر اس نے قرض لینا ہے تو سود سے پاک اندر وہی اور بیرونی قرض سے اور کیسے ملتے ہیں؟

**فرید احمد پراچہ:** اگر نیت اچھی ہو تو پھر بہت ساری چیزیں خود تکوند ڈیڑاں ہو جاتی ہیں۔ ہمارے اندر وہی اور بیرونی قرضوں کو ملایا جائے تو تقریباً 5 ہزار ارب روپے کا ہمارے اور قرض ہے۔ یہ اندر وہی قرض ہے جو حکومت خود دیتی ہے اور یہی ہے ان پر بھی سود ہوتا ہے، کس لیے؟ حالانکہ حکومت کو سوچنا چاہیے کہ ہر جگہ کیوں سود کو شامل کر رہی ہے جبکہ اپنی ہی ایک جیب سے نکال کر دوسروی جیب میں ڈالنے والی بات ہے۔ ایسا سود تو فوری طور پر ختم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح حکومت نے سیٹ بینک سے قرضے لیے اور پھر کرشل بینکوں سے قرضے لے کر سیٹ بینک کو دیے اور قوم کو کرشل بینکوں کا مقرض بنایا۔ یہ ساری چیزیں کسی سیکیم کے تحت ہمیں تو پہلے سکتی ہیں۔ بیرونی قرضوں پر امترست ریٹ اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا اندر وہی قرضوں پر ہے۔ وہاں تو دو فیصد یا ایک شارٹ بک

**حافظ عاطف وجہ:** عدالت کے فیصلے میں بعض ممالک اور اداروں کا ذکر تو ضرور آیا ہے لیکن ان کے بارے میں عدالت نے کوئی فیصلہ نہیں دیا بلکہ انہیں ایک ریفرینس کے طور پر کوٹ کیا گیا۔ کیونکہ ایک اعتراض یہ وارد کیا جاتا ہے کہ سود سے پاک معافی نظام پورے سُم کے اوپر نافذ کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس سے سُم تباہ ہو سکتا ہے۔ ایک اعتراض یہ تھا کہ ماڈرن کمرشل امترست ریٹ بہی نہیں۔ اب اس دلیل کو کوئٹہ نے یہ کہہ کر رد کیا کہ اگر کمرشل امترست حرام نہیں تھا تو پھر یہاں اسلامی بینکنگ کیوں ہو رہی ہے۔ پھر سیٹ بک کی روپرٹیں سامنے آگئیں کہ کس طریقے سے اسلامی بینکنگ کو فروغ دے رہے ہیں اور اس کو پرموٹ کیا جا رہا ہے۔ گویا یہ بات خود

بینکوں نے خود ثابت کیا کہ کمرشل امترست غلط تھا۔ اسی انہوں نے اسلامی بینکنگ کا سلسلہ شروع کیا۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جو لوگ کہتے ہیں اسلامی بینکنگ سُم نہیں چل سکتا وہ غلط کہتے ہیں۔

ایک دلیل ہے کہ امترست غلط تھا تھی تو آپ نے اسلامی بینکنگ کی کھڑکی کھولی اور اسلامی بینک قائم کیے۔ اس نقطہ نظر سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ اگر اسلامی بینکنگ سُم چل رہا ہے تو بہت سے تجارت کا مسئلہ تھا اس لیے انہوں نے سب کچھ کیا۔ اسی طرح جب بینکنگ کا سارا نظام اسلامی بینکنگ کی طرف آئے گا تو موجودہ بینک یہ سب کچھ کر لیں گے اور عوام اور اداروں کو مطمئن کریں گے۔ بہر حال اگر اسلامی بینکنگ کی طرف پیش رفت ہو گی تو اس میں مزید بہتری آئے گی۔

تیزیم اسلامی اور جماعت اسلامی کے لوگوں نے بینکوں کے نمائندوں سے بھی نشست رکھی تھی اور ان کو بتایا تھا کہ مکمل اسلامی بینکنگ کی طرف پیش رفت ہونی چاہیے تاکہ ہمارے اسلامی مکمل پاک ہو۔

**سوال:** عدالت نے اس فیصلے میں امترست فری بینکنگ کو مقابل عمل بینکاری نظام قرار دیا ہے کیا اس سے عدالت کی مراد ہمارا موجودہ اسلامی بینکنگ کا نظام ہے یا کچھ اور ہے؟ **فرید احمد پراچہ:** موجودہ اسلامی بینکنگ ایک دلیل 22 بینک ہیں اور مزید بر اجیکٹ بن رہی ہیں۔ میرزاں بینک کی تقریباً ایک ہزار بر اجیکٹ ہو گئی ہیں اور ان کا سرمایہ کھربوں روپے میں چلا گیا ہے۔ اسی طرح فیصلہ بینک بھی اسلامی بینکنگ کی طرف چلا گیا ہے۔ فی الواقع اسلامی بینکنگ یہ ہونی چاہیے کہ رقم بھی بلا سود لی جائے اور بینکنگ کا نظام مضاربہ، مشارکہ، مرابحہ کے اصولوں کے تحت چلے، یہ نہیں کہ ادھر سے رقم لے کر آگے سود پر دے دی جائے۔ اگر یہ بات بینکوں پر واضح ہو جائے کہ اب یہ روایتی بینکنگ سُم نہیں چلے گا جس میں پیسے سے پیسے جریئت کیا جاتا ہے بلکہ اب ہمیں اسلامی بینکنگ نظام بنانا پڑے گا تو بینک نہ موجودہ ایک سے بڑھ کر ایک سکیمیں دیں گے کیونکہ موجودہ دور مقابلے کا دور ہے۔ مثال کے طور پر جب دنیا کے اندر حال فوڈ کا کچھ بڑھا ہے تو بہت سے ممالک اس طرف لپک ہیں کہ ہم اس سے بہت کچھ مکام کئے ہیں۔ اس دوڑ میں امریکہ سمیت بہت سے ممالک شامی ہو چکے ہیں۔ ان ممالک نے حال فوڈ کو عالم کیا حالانکہ وہاں حلال فوڈ کا نظام نہ ہونے کے بارہ تھا لیکن چونکہ تجارت کا مسئلہ تھا اس لیے انہوں نے سب کچھ کیا۔ اسی طرح جب بینکنگ کا سارا نظام اسلامی بینکنگ کی طرف آئے گا تو موجودہ بینک یہ سب کچھ کر لیں گے اور عوام اور اداروں کو مطمئن کریں گے۔ بہر حال اگر اسلامی بینکنگ کی طرف پیش رفت ہو گی تو اس میں مزید بہتری آئے گی۔

تیزیم اسلامی اور جماعت اسلامی کے لوگوں نے بینکوں کے نمائندوں سے بھی نشست رکھی تھی اور ان کو بتایا تھا کہ مکمل اسلامی بینکنگ کی طرف پیش رفت ہونی چاہیے تاکہ ہمارے اسلامی مکمل پاک ہو۔

**سوال:** وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلے میں یہی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ چین بھی پاکستان کے ساتھ مل کر اسلامی بینکنگ کا خواہاں ہے۔ اگر چین بھی تیار ہے تو کیا دنیا کے دوسرے ممالک اور مالیاتی اداروں کو اسلامی بینکنگ پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے؟

پاچ فیضہ ہے۔ پچھلی تمام حکومت نے بھاری ائمہ  
ریث پر قرضے لیے ہیں۔ قرآن میں کہا گیا:

﴿يَتَبَخَّطُهُ الشَّيْطَنُ مِنَ الْمُتَّسِعِ طَّلْجَهُ﴾ (ابقرہ: 275)  
”جب کوشاشیطان نے چوکر مجنوں الحواس بنادیا ہو۔“

قرضوں کو manage کرتی ہے۔ اندروینی طور پر بینکوں سے قرضوں کا جو لین دین ہے اس کو اگر ہم آئینی طور پر حل نہ کیا تو اس بخوبی سے نکلا ہمارے لیے مشکل ہو گا۔ کورٹ نے توفیصلہ کرنا ہے کہ یہ قوانین قرآن و سنت کے مطابق یہی یا نہیں ہیں۔ اگر سیاسی ول ہو اور حکومت سمجھتی ہے کہ اب یہ ہمارے اوپر ایک جست بن گئی ہے تو یہ کام وہ بھی کر سکتی ہے اور حکومت پاپنڈ نہیں ہے کہ وہ ساتھ شرائط پر ہی اندروینی قرضے والپس کرے بلکہ وہ نئے قوانین کا اطلاق بھی کر سکتی ہے۔ اس کے لیے یہیں ابھی عوام کی سطح پر ہمہم کی ضرورت ہے تاکہ ان سودی قرضوں سے جان چھڑائی جاسکے۔ جنہوں نے یہ سودی قرضے لیے ہیں اور قوم کو چھٹھا یا ہے وہ یقیناً تو محرم ہیں۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس عدالتی فیصلے کو پورزو در طریقے سے نافذ کرنا چاہیے۔

**سوال:** کیا حکومت عدالتی کے اس فیصلے کو اسی طرح

لیٹرائیڈ پرنسپل کے ساتھ نافذ کرے گی اور اس کے مطابق قانون سازی کرے گی یا ساتھے حکومتوں کی طرح تاریخی حرب استعمال کر کے لیت و لعل سے کام لیتی رہے گی؟

**فہید احمد پریاچہ:** اس وقت یہ حکومت کا امتحان

ہے۔ آگے پیچھے یہ اسلام کے بڑے علمبردار بننے ہوتے ہیں، کسی نے ریاست مدنہ کا نفرہ لگایا ہوتا ہے اور کسی نے

نفاذ شریعت کا نام لیا ہوتا ہے۔ موجودہ حکومت کو لیشن

حکومت ہے جس میں ایک دینی جماعت بھی شامل ہے۔

اور ایک بہت معزز دینی رہنماء بھی اس کے ساتھ وابستہ ہیں جو اس معاملے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اب

ہمارے معروف علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان

حکمرانوں کو بتائیں کہ قیامت کے دن تو اپنے گناہوں کا

بوجہ نہیں اٹھایا جا سکتا لیکن آپ لوگ 22 کروڑ عوام کے

گناہوں کا بوجہ اٹھا کر اللہ کے سامنے پیش ہوں گے۔

کیا آپ کو جوابہ نہیں ہوتا ہوگا کہ آپ اس قوم کو رزق حرام

کھلاتے رہے ہیں۔ علماء اس معاملے میں اپنا کردار ادا کریں۔

اگر کوئی حکمران یہ طے کرے کہ ہم نے سودی لین دین نہیں

کرنا تو خود بخود قانون سازیاں ہو جائیں گی۔ قانون

سازی کا ادارہ خود بہت چیزیں تیار کر کے دے گا۔ بنظاہر

حکومت کی طرف سے اس پر کوئی بات نہیں ہوئی۔ حکومت

والے یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے فیصلے ہمارے لیے مسائل بن

جاتے ہیں حالانکہ وہ مسائل کا حل ہوتے ہیں۔

قرضوں کو manage کرتی ہے۔ اندروینی طور پر بینکوں سے قرضوں کا جو لین دین ہے اس کو اگر ہم آئینی طور پر حل نہ کیا تو اس بخوبی سے نکلا ہمارے لیے مشکل ہو گا۔ کورٹ نے توفیصلہ کرنا ہے کہ یہ قوانین قرآن و سنت کے مطابق یہی یا نہیں ہیں۔ اگر سیاسی ول ہو اور حکومت سمجھتی ہے کہ اب یہ ہمارے اوپر ایک جست بن گئی ہے تو یہ کام وہ بھی کر سکتی ہے اور حکومت پاپنڈ نہیں ہے کہ وہ ساتھ شرائط پر ہی اندروینی قرضے والپس کرے بلکہ وہ نئے قوانین کا اطلاق بھی کر سکتی ہے۔ اس کے لیے یہیں ابھی عوام کی سطح پر ہمہم کی ضرورت ہے تاکہ ان سودی قرضوں سے جان چھڑائی جاسکے۔ جنہوں نے یہ سودی قرضے لیے ہیں اور قوم کو یہ تین قومی مجرم ہیں۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس عدالتی فیصلے کو پورزو در طریقے سے نافذ کرنا چاہیے۔

**سوال:** کیا حکومت عدالتی کے اس فیصلے کو اسی طرح

لیٹرائیڈ پرنسپل کے ساتھ نافذ کرے گی اور اس کے مطابق قانون سازی کرے گی یا ساتھے حکومتوں کی طرح تاریخی حرب استعمال کر کے لیت و لعل سے کام لیتی رہے گی؟

**فہید احمد پریاچہ:** اس وقت یہ حکومت کا امتحان

ہے۔ آگے پیچھے یہ اسلام کے بڑے علمبردار بننے ہوتے ہیں، کسی نے ریاست مدنہ کا نفرہ لگایا ہوتا ہے اور کسی نے

نکیمیں فراہم کرے۔ بہر حال حکومت اگر طے کرے تو اسے بہتر راستے مل جائیں گے۔

**سوال:** اس فیصلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس فیصلے کا

اطلاق یہ گئے قرضوں پر نہیں ہوگا۔ ہم نے جو قرضے

لیے ہوئے ہیں ان پر اگر ہم نے سود دینے رہنا ہے تو پھر

ہماری اکانونی سودے پاک کیے ہوگی؟

**حافظ عاطف وحید:** محسوس ہوتا ہے فیصلے میں کچھ

مصلحتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے جو حکومت پر پیش کی وجہ سے

کیا آپ کو جوابہ نہیں ہوتا ہوگا کہ آپ اس قوم کو رزق حرام

کھلاتے رہے ہیں۔ علماء اس معاملے میں اپنا کردار ادا کریں۔

ہیں ان سب پر فیصلہ موثر ہوتا لیکن کورٹ نے اس فیصلے

میں پہنچا ہے کہ اس سے بہت سی پچیدگیاں پیدا ہو سکتی

تھیں۔ اس لیے انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کے بعد جولیں

دین ہوگا اس پر یہ فیصلہ موثر العمل ہوگا۔ بہر حال اس

میں حکومت کی سیاسی ول اور گورنمنس کا بہت اہم کردار

ہو گا کہ وہ کیسے اس فیصلے کو بینا بناتے ہوئے پچھلے سارے

**سوال:** دینی جماعتوں کا اگلے پر اس میں کیا کیا رول ہوگا اور کیا وہ اس حوالے سے کوئی تیاری کر رہی ہیں؟

**فہید احمد پریاچہ:** جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی اس میں برابر جو جہد کر رہی ہیں۔ پھر علماء کے طبقے میں بھی مولانا زاہد المرشدی صاحب کی قیادت میں تحریک انداد سود پہلی بھی ہے۔ پھر ملی جلس شرعی اور معتقدہ علماء کی قیادت میں کیا ہے کہ جن سینیک ہولڈرز نے اس میں حصہ لیا ہے جن میں وکلاء، معاشری ماہرین اور علماء کرام شامل ہیں ان کی سب کو سرگرم کریں گے۔ ان شاء اللہ! ہم نے یہ طے کیا تو ہم سینیک کو بھی کہا ہے اسی طبقے میں کیا ہے کہ جن سینیک ہولڈرز نے اس میں حصہ لیا ہے جن میں وکلاء، معاشری ماہرین اور علماء کرام شامل ہیں ان کی سب کو سرگرم کریں گے۔

**سوال:** الحمد للہ! تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کی مشترک کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے وفا قی شرعی عدالت میں انداد سود کے کیس میں ہمیں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اس فیصلے کے بعد کے مراحل میں دینی جماعتوں سے آپ کیا تو قریب کر کے پہنچتے ہیں اور انہیں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

**شجاع الدین شیخ:** الحمد للہ! تحریک انداد سود کے معاملے میں جماعت اسلامی کے وکلاء کی کامیابی رہیں اور تنظیم اسلامی بھی بہت عرصے سے اس کیس کو پرسو کرتی آئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض اہل علم اور علماء کا بھی اس میں تعاون رہا، بالخصوص تحریک انداد سود جس کو مولانا زاہد المرشدی صاحب لید کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ یقیناً انہوں نے اور ان کے ساتھی علماء نے اس میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ لیکن بہر حال بڑے ادب سے عرض کریں گے کہ ہمارے بہت سارے دینی طبقات میں اس حوالے سے زیادہ توجہ کا معاملہ نہیں رہا۔ اس کے علاوہ ہمارے وکلاء اور چارٹریڈ اکاؤنٹنیسی والے حضرات ہیں جن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں انہوں نے بھی اس کیس میں انفرادی لحاظ سے خاصاً ان پر ڈیا تھا۔ بہر حال جن حضرات نے بھی یعنیں کی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اصل بات یہ ہے کہ فیصلے تو پہلی بھی آئے تھے۔ پہلے 1991ء میں آیا پھر مشرف کے دور میں تفصیلی فیصلہ آیا اور اب

کی ریڑھ کی پڑی کی حیثیت رکھتا ہے، اس کوہم نے  
ہلا دیا اور ایک نئی مرارت ڈال دی، توقع کی جاسکتی ہے کہ  
اس سے بقیہ گوشوں میں بھی ایک قوت پیدا ہو جائے گی اور  
یہ مکمل اسلامی نظام کے قیام کا بیش نیجہ بن سکتا ہے  
جو ہماری اصل منزل ہے۔ ان شاء اللہ!



قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویب سائٹ [www.tanzeeem.org](http://www.tanzeeem.org) پر دیکھی جاسکتی ہے۔

## ضرورت رشتہ

ایک سینئر رفیق تنظیم کو اپنی ہمشیرہ حافظہ قرآن، چار سالہ عالم کو رس، ایکم اے (ماں کیونیکلشن و جریل ازم) عمر 29 سال کو دیندار گھر ان سے تعلیم یافت، برسرور و زگار شخص کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور کے رہائشی قابل ترجیح ذات پات کی قید نہیں۔

برائے رابط: 0321-4542134:

**سوال:** اگلے مرحل کے لیے دینی جماعتوں کا کوئی ہوم ورک تیار ہو رہا ہے؟

**حافظ عاطف وجہ:** جب سے انسداد سودا کا کیس عدالت میں گیا ہے، ہم ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر چل رہے ہیں اور یہ فیصلہ بھی ہماری ایک مشترکہ کوشش کا تیجہ ہے۔ اس دوران، ہم نے بہت سے ایسے پروگرامز کیے ہیں جن میں حکومت کے ذمہ دار ان کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اس سے مسائل پیدائشیں ہوں گے، مسائل حل ہوں گے، اس کے لیے بہت سارے علمی کام ہو جاوے۔ یعنی خود حکومتی سطح پر ایسے فرم بنتے ہیں جنہوں نے بہت وقع کام کیا ہے۔ ترا نفرمیش آف اکانومی کے کمیشن بے نشری آف لاء او نشری آف فنس میں ناسک فورمز ہیں، یہ اس کی روشنی پر اس کے لیے تجاوز پہلے موجود ہیں، صرف ول میں موجود ہے اور ہم اس کو بروئے کار لائیں گے۔ ہم حکومت وقت کے ساتھ ہ طرح کا تعاون بھی کرنے کو تیار ہیں اگر وہ کوئی اچھا کریں گے تو یقیناً ہم اس کی تائید کریں گے۔ اسلام ایک پورا نظام حیات ہے اور معماشی نظام اس کا ایک جزو ہے، یہ کل نہیں ہے۔ نظام حیات میں سب سے پہلے ایمانیات اور اعتقادات ہیں جو پورا ہیں، ہی بدلتے ہیں۔ پھر اس کے بعد میش ہے، سیاست ہے، معاشرت ہے، اخلاق ہے، ادب ہے۔ یہ ساری چیزیں اسلامی نظام کے گوشے ہیں۔ اس وقت معاشری نظام کے ایک پہلو کے اندر ایک فیصلہ آیا اور اس میں بقیہ چیزوں یعنی جو، شہ، انشورس وغیرہ کے حوالے سے ابھی کسی نے کوئی بات نہیں کی، یہ فیصلہ ان پر بھی ہے کیونکہ موجودہ حالت میں وہ بھی اسلامی نظام میں میش ہے۔

مفت تقاضی اعلانی صاحب کا 2018ء کا ایک ویڈیو بیان بہت مذکور ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ملی تباہی کے ساتھ میں چلا ہے۔ سو دیکھ میں مذکور کے خلاف ہے اور اتنا بڑا مذکور ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ملی تباہی کے خلاف ہے۔ اگر حکمران اس مذکور کے خاتمے کے لیے کام نہیں کرتے تو عوام الناس اور بالخصوص دینی جماعتوں کا بہت بڑا فریضہ بتا ہے کہ اس متفق علیہ مذکور کے خلاف آواز بلند کریں اور ایک منظم تحریک چلانی جائے۔ جس میں ہم شریعت کے نفاذ کے پہلے قدم کے طور پر سو اصل چیزیں اب درپیش ہے۔ ابھی یہ ایک علمی فتح ہے۔ سو دی کامنے والے نظام باطل ہے۔ چنانچہ اس بات کی کلیئی بعض دینی سیاسی جماعتیں حکومتوں کو گرانے ہٹانے کے لیے بڑی تحریک نظر آتی ہیں لیکن کسی مذکور کے خاتمے کے لیے وہ تحریک نظر نہیں آتیں۔ بہر حال اس حوالے سے آئندہ مساجد، خطباء، علماء، دینی سیاسی جماعتوں کی قیادتوں سمیت سب کو مل کر جدوجہد کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

**سوال:** اگلے مرحل کے لیے دینی جماعتوں کا کوئی ہوم ورک تیار ہو رہا ہے؟

**حافظ عاطف وجہ:** جب سے انسداد سودا کا کیس عدالت میں گیا ہے، ہم ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر چل رہے ہیں اور یہ فیصلہ بھی ہماری ایک مشترکہ کوشش کا تیجہ ہے۔ اس دوران، ہم نے بہت سے ایسے پروگرامز کیے ہیں جن میں حکومت کے ذمہ دار ان کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اس سے مسائل پیدائشیں ہوں گے، مسائل حل ہوں گے، اس کے لیے بہت سارے علمی کام ہو جاوے۔ یعنی خود حکومتی سطح پر ایسے فرم بنتے ہیں جنہوں نے بہت وقع کام کیا ہے۔ ترا نفرمیش آف اکانومی کے کمیشن بے نشری آف لاء او نشری آف فنس میں ناسک فورمز ہیں، یہ اس کی طرف جانا چاہیے اور اس کے لیے تجاوز پہلے موجود ہیں، صرف ول پاور کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے اندر خلوص ہو گوئے تو ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ کی مد بھی شامل ہوگی۔

## دعائے صحت کی اپیل

مرکزی نائب ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی و تیم احمد علیل ہیں اور زیر علاج ہیں۔

نقیب اسرہ ڈیرہ غازی خان محترم جناب منصور احمد لغاری کا روزہ ایکیڈیٹ ہوا۔ شدید چوٹیں آئیں۔ منہ پر ناٹکے بھی لگے ہیں۔

اُسرہ ڈیرہ غازی خان کے ملتزم رفیق جناب علی عمران قریشی کا بھی روزہ ایکیڈیٹ ہوا ہے۔ چوٹیں آئیں ہیں۔

حلقہ کراچی جنوبی، کوئی شرقی کے رفیق کا مردان احمد کے والد علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام بیاروں کو شفایے کاملہ عاجله مستقرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ أَكْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ  
أَنْتَ الشَّافِي لِأَلِشْفَاءِ إِلَّا شَفَاؤَكَ شَفَاَ  
لَا يَغَايرُ سَقَمًا



# غیر اسلامی خرید و فروخت کارروائج

حسین الرحمن

نہیں کی لیکن نفع اتنا بھی نہیں ہونا چاہیے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ 5 روپے کی شے 50 میں خریدنا اس سے اور بڑھ کر تکلیف کیا ہو سکتی ہے۔ اس طرح کے معاملات میں اور بھی امور فاسدہ ہیں۔ ان امور فاسدہ کی وجہ سے شریعت نے اس طرح کے معاملات سے منع فرمایا ہے۔

بسا اوقات ایک دوکاندار اپنی اشیاء فروخت کرنے

کے لئے طرح طرح کے جیل بھانے کرتا رہتا ہے، کبھی نقل کو اصل کی صورت میں پیش کر کے فروخت کرتا ہے، کبھی کہے گا کہ پوری مارکیٹ میں اعلیٰ معیار کا مال صرف اور صرف ہمارے پاس ہی فروخت ہوتا ہے، باقی حضرات تو جعلی مال فروخت کرتے ہیں۔ عام اصطلاح میں اسے دنبہ مال سے تعمیر کیا جاتا ہے۔ کبھی گاہک کے نزدیک آکر اس کے کان میں کہے گا کہ اصل میں اس شے کی قیمت زیاد ہے، لیکن صرف آپ کے لئے کم کر دیتا ہوں۔ حالانکہ اس کو اصل قیمت سے زیادہ بتاتا ہے۔ اور پرانی قیمت پر فروخت کر دیتا ہے۔ غرض طرح طرح کے جھوٹ بول کر اپنا مال فروخت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ جو روز آپ کے مقدار میں ہو گا وہ آپ کو ملے گا۔ اس کے لیے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں اور حق بولنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک یہ کہ اس سے کاروبار میں برکت ہو گی، دوسرا یہ کہ جس کو بھی آپ مال فروخت کریں گے دوسری مرتبہ بھی وہ آپ ہی کے پاس آئے گا۔ اور تیسرا ہم فائدہ یہ ہے کہ ثواب بھی ملے گا۔ کاروبار تو ایسے بھی کرنا ہے کہ بیوں نہیں بول کے کیا جائے۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ دوکان کے باہر بڑے بڑے حروف میں لکھا ہوتا ہے کہ ”خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہیں ہو گا۔“ یہ بات بھی شریعت کے منافی ہے۔

اس لئے کہ جب ایک آدمی کو مال پسند نہیں آیا یا اس میں کوئی نقص نہیں آتے تو وہ کیا کرے گا جبکہ اس کے لیے وہ چیز کسی کام کی نہیں۔ اسے اس بات کا حق ہے کہ اس شے کو واپس کرے۔ یہ وہنہ مالک کے اکثر پرسوروں میں لکھا ہوتا ہے کہ 3 یا 7 دن کے اندر خریدی ہوئی شے واپس پہنچا ہے، یہاں تک کہ اگر اس میں آپ سے کوئی نقص بھی ہو سکتی ہے، یہاں تک کہ اگر اس میں آپ سے کوئی نقص بھی پہنچا ہو جائے تب بھی وہ لوگ اس نقصان کی قیمت وصول کر کے باقی رقم آپ کو واپس کر دیتے ہیں۔ یہ اسلام کی تعلیم ہے، لیکن اس پر عمل غیر مسلم کر رہے ہیں۔ آئیے عنم کریں آج کے بعد ہم صرف اور صرف حق ہی سے کاروبار چلا گیں۔ اسی میں دین و دنیا کی فلاں ضمیر ہے۔

جب شے کا آدمی مالک نہ ہو، اس کی خرید و فروخت سے شریعت نے منع فرمایا ہے، کیونکہ بیع تو توب ہو گی جب پہلے بندے تک پہنچ جاتا ہے، لیکن اس وقت بہت دیر ہو جیز انسان کی ملکیت میں ہو اور وہ عدالت وقت اسے حوالہ کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو۔ آج کل مارکیٹوں میں جو نقصان ہو رہا ہے، اس کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ ایک خرید کر بھگتائے تو اسے بہت بڑا نقصان ہوتا ہے جس سے شے مارکیٹ میں موجود ہی نہیں اور نہ فروخت کرنے والے کو اس پر قدرت ہی ہوتی ہے، اس کے باوجود اس شے کو بھگتائے سے انکار کر دیتا ہے اور بعض اوقات اپنا اذہ چھوڑ کر غائب ہو جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اب حق کے درمیان طے ہوتا جاتا ہے اور اس کا سودا اگے لوگوں کے ہر چیز کی ایک حد مقرر کی ہے جس میں خود انسان ہی کافائدہ نفع درج کر لیا ہوتا ہے۔ اور اگر نزدیک ہو جائیں تو پہلا فروخت کنندہ رابطہ کرتا ہے اور بات آگے چلتی ہے لیکن مال کچھ دس افراد کے درمیان جھگڑا اشروع ہو جاتا ہے کیونکہ قیمت میں اضافہ کی وجہ سے سب نے کاغذات میں اپنا اپنا نفع درج کر لیا ہوتا ہے۔ اور اگر نزدیک ہو جائیں تو پہلا فروخت کنندہ رابطہ کرتا ہے اور بات آگے چلتی ہے اس کے لیے جو شخص سے بات ہوئی، اس کا دادا طلاقی جھگڑا اشروع ہو جاتا ہے اور بسا اوقات معاملہ اتنا گھمیبر ہو جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ان سب حضرات کا پیسہ ڈوب جاتا ہے۔ اکثر حضرات دیوالیہ ہو جاتے ہیں۔ کاروباری حضرات کی میں دریافت کیا ہو تو اس نے میرے سوال کے جواب میں ایک بات کہی کہ مارکیٹ میں جتنے بھی لوگ ہیں ان کی اکثریت ایسی شے کی خرید و فروخت کرتی ہے کہ جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس پر قادر ہوتے ہیں کہ اس کو سامنے پیش کر سکیں۔ پھر اس نے تفصیل سے بات شروع کی کہ ہوتا یوں ہے کہ ایک شخص نے بات کی کہیرے پاس فلاں شے ہے اور اس کی اتنی قیمت ہے، دوسرے نے اس کو پیسے دیئے اور رسید لے لی۔ اب یہ دوسرا بندہ، وہ رسید لے کر تیسرے کے پاس جاتا ہے اور تیسرا اس کو کہتا ہے کہ میرے پاس فلاں شے ہے اور اتنی اس کی قیمت ہے۔ اب دوسرا اس کو اپنی رسید دیتا ہے۔ اس طرح سے مارکیٹ میں اس طرح کی خرید و فروخت اگر کامیاب ہو بھی جائے یعنی مال پہنچ بھی جائے تو اس میں بڑی خرابی یہ ہے کہ ایک شے جسے خریدا جا رہا ہے، اپنی قیمت سے کم گناہکی خریدی جاتی ہے۔ اس میں نقصان عام خریدنے والا والوں کا ہوتا ہے اور جو عکس اپنے

## حکیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام مختلف حلقہ جات میں استقبال رمضان پروگرام 2022ء

### حلقہ کر اپنی جنوبی کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

ماہ رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کی خصوصی عنایتوں اور برکات سے فائدہ اٹھانے والوں کے لیے جرائیل امین نے بدعاوی اور رحمت للعلیم علیہ السلام نے اس پر آمین کی ہے۔ تنظیم اسلامی اپنے رفقاء، احباب و عوام الناس کوڈنا اور قلبًا اس ماہ مبارک سے بہترین طریقے سے استفادہ کرنے کے لیے خصوصی پروگرام کا انعقاد ہا شعبان میں کرتی ہے جو ایک مسنون عمل ہے۔ جماعتی نظم و ضبط اور سعی و طاعت کی وجہ سے ان پروگرامات کی منصوبہ بندی اور انعقاد کے وقت اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت اور برکات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ حلقہ کر اپنی جنوبی دس مقامی تنظیم پر مشتمل ہے اور اس کا علاقہ لانڈھی، کورنگی، سوسائٹی، اختر کالونی، ڈیفس، کلفشن اور کیاڑی تک پھیلا ہوا ہے۔ استقبال رمضان پروگرام رفقاء، احباب کے گھروں، دفاتر، اور شادی ہاں میں منعقد کیے گئے۔ کتاب تحریر رمضان اور سحر و اظار کا ذخیرہ پیش کیے گئے۔ مجموعی طور پر کل 88 پروگرامات کا انعقاد کیا جس میں تقریباً 4380 افراد نے شرکت کی۔ مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

**قرآن اکیڈمی ڈیفس:** مقامی تنظیم قرآن اکیڈمی کو مسجد اور اکیڈمی ہونے کی وجہ سے ایک معروف مقام حاصل ہے۔ اس تنظیم نے 12 استقبال رمضان کے پروگرام کا انعقاد کیا۔ جس میں تقریباً 1400 مردو خواتین نے شرکت کی۔ سب سے بڑا پروگرام قرآن اکیڈمی کی مسجد میں ہوا جس میں تقریباً 300 مرد اور 125 خواتین نے شرکت کی۔ ایک خصوصی پروگرام DHA کے The Marble Arch کلب میں منعقد ہوا جس میں 200 مرد اور 160 خواتین نے شرکت کی۔ پیچے پروگرام رفقاء کے گھروں اور وفات میں منعقد ہوئے۔

اختر کالونی: امیر حلقہ نے شعبان سے کئی ماہ پہلے استقبال رمضان پروگرام کی منصوبہ بندی کی رہنمائی کی تھی۔ اختر کالونی تنظیم نے عملاً شعبان سے دو ماہ پہلے بھی پروگرام شروع کیے۔ کل 18 پروگرام ہوئے۔ یہ پروگرام مسجد، مدرسہ، گھروں اور اسکول وغیرہ میں منعقد کیے گئے۔ تقریباً 600 حضرات خواتین نے شرکت کی۔

کورنگی غربی تنظیم نے کل 15 پروگرام کیے۔ تقریباً 300 افراد نے شرکت کی۔ کورنگی وسطی نے کل 6 پروگرام کیے اور تقریباً 200 افراد نے شرکت کی۔ کورنگی شرقی نے کل 11 پروگرام کیے اور تقریباً 400 افراد نے شرکت کی۔ لانڈھی تنظیم نے 8 پروگرام کیے اور تقریباً 1800 افراد نے شرکت کی۔ سوسائٹی تنظیم نے 6 پروگرام کیے اور تقریباً 200 رفقاء، احباب شریک ہوئے۔ ڈیفس تنظیم نے 6 پروگرام کیے اور تقریباً 200 افراد نے شرکت کی۔ کلفشن تنظیم نے 2 پروگرام کیے اور تقریباً 100 افراد نے شرکت کی۔ اولڈسٹی تنظیم نے 4 پروگرام کیے اور تقریباً 180 افراد نے شرکت کی۔ یہ تمام پروگرام اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور فضل سے ہوئے۔ اللہ ہمارے مال و

جان کے اتفاق کو قبول فرمائے اور اس کو ہمارے اور تمام انسانوں کے لیے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین! (رپورٹ: ناظم نشر و اشتاعت حلقہ کر اپنی جنوبی سرفراز احمد)

### حلقہ لاہور غربی کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

مقامی تنظیم من آباد کے زیر اہتمام استقبال رمضان کے دو پروگرام ہوئے جن میں 7 ملتزم، 13 مبتدى اور 25 احباب نے شرکت کی۔

ثانوں شپ تنظیم نے استقبال رمضان کا ایک مرکزی پروگرام کیا جس میں 6 ملتزم، 6 مبتدى اور 15 احباب نے شرکت کی۔

ماہل ثانوں تنظیم کے زیر اہتمام استقبال رمضان کا ایک مرکزی پروگرام ہوا جس میں مدرس حافظ عبد اللہ محمد نے خطاب کیا۔ اس پروگرام میں 13 ملتزم، 6 مبتدى اور 15 احباب نے شرکت کی۔

اقبال ثانوں تنظیم کے زیر اہتمام دو پروگرام ہوئے۔ ایک مسجد قباء میں اور ایک مریم شادی ہاں میں۔ ان پروگراموں میں 9 ملتزم، 15 مبتدى اور 10 احباب نے شرکت کی۔

گارڈن ثانوں تنظیم کے زیر اہتمام ایک مرکزی پروگرام ہوا۔ جس میں 6 ملتزم، 9 مبتدى اور 16 احbab نے شرکت کی۔

جوہر ثانوں تنظیم نے کمی مسجد میں استقبال رمضان کا پروگرام کیا۔ جس میں 8 ملتزم، ایک مبتدى اور ایک حصیب نے شرکت کی۔

واپد اثاثوں تنظیم نے استقبال رمضان کے 8 پروگرام کئے۔ جن میں تقریباً 35 رفقاء اور تقریباً 170 احباب نے شرکت کی جبکہ ہیون سٹار بینکویٹ ہاں میں امیر محترم نے استقبال رمضان کے پروگرام سے خطاب کیا جس میں تقریباً 350 احباب نے شرکت کی۔

وسطیٰ تنظیم کے تحت مسجدِ نبی میں استقبال رمضان کا پروگرام ہوا۔ جس میں تقریباً 8 رفقاء اور 15 احbab نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ مسجدِ مرکز اسلامی میں استقبال رمضان کے پروگرام میں 14 رفقاء اور 15 احbab نے شرکت کی۔ اسی مسجد میں جمعہ کا بیان بھی اسی موضوع پر ہوا۔ جس میں تقریباً 5 رفقاء اور 100 سے زائد احباب نے شرکت کی۔

چوہنگل تنظیم کے زیر اہتمام 2 پروگرام ہوئے۔ ایک بھریہ ثانوں پروگرام میں 40 رفقاء اور 19 احbab نے شرکت کی۔ جبکہ مرکز دارالاسلام چوہنگل میں بھی ایک استقبال رمضان کا پروگرام ہوا جو اسی میں 200 احbab نے شرکت کی۔

شیخوپورہ جنوبی کے زیر اہتمام 6 حلقات قرآنی میں استقبال رمضان کے پروگرام ہوئے جس میں تقریباً 15 رفقاء اور 100 احbab نے شرکت کی جبکہ ایک پروگرام شادی ہاں میں کیا گیا۔ اس میں 25 رفقاء اور 30 احbab نے شرکت کی۔ اسی مسجد میں جمعہ کے بیان میں بھی اسی موضوع پر خطاب کیا گیا، جس میں تقریباً 100 احbab نے شرکت کی۔

نجیبیہ زمانوں تنظیم نے اسرہ کے بیویوں پر استقبال رمضان کے پروگرام کئے۔ کل تین

## حلقة گوجرانوالہ میں استقبال رمضان کے پروگرام

**سچھرات: 29 مارچ بروز منگل بعد نماز عشاء مرکز تنظیم اسلامی، تقویٰ مسجد میں استقبال رمضان کے سلسلے میں ایک پروگرام کا انعقاد ہوا جس کا عنوان ”رمضان، قرآن اور مسلمان“ تھا۔ اس پروگرام کی میبانی مقامی تنظیم سچھرات نے کی اور مدرس کی ذمہ داری امیر حلقة گوجرانوالہ ڈیڑھ محرم حافظ علی جنید نے ادا کی۔ انہوں نے مندرجہ ذیل نشاط کے حوالے سے گفتگو کی۔**

روزے کا اصل حاصل اپنے خاکی وجود کے بجائے روحانی وجود کو طاقتور بنانا ہے۔

تمام عبادات کے پیچھے نیت صرف اللہ کی رضا کا حصول ہونا چاہیے۔

ایک ماہ حلال چیزوں سے رک کر باقی مہینوں میں حرام سے فک جانے کی ترتیب۔

انہوں نے روزہ، رمضان اور قرآن کے فضائل بیان کیے۔

انہوں نے سچھرات میں ہونے والے دورہ ترجمہ قرآن میں شمولیت کی ترغیب دی۔

اس پروگرام میں خواتین کی بارپرہ شرکت کا اہتمام بھی کیا گیا۔ پروگرام میں تقریباً 120 مرد اور 25 خواتین شریک ہوئیں۔ اس پروگرام میں اسرہ جالا پور جہاں، گنجہ، انو شہرہ میانہ اور لا الہ موئی کے رفقاء بھی شریک ہوئے۔

گوجرانوالہ تنظیم: کیم اپریل بروز جمعہ گوجرانوالہ میں مرکز تنظیم اسلامی، مسجد نمرہ میں خطاب جمعہ استقبال رمضان کے موضوع پر دیا گیا۔ خطاب امیر حلقة گھنٹہ حافظ علی جنید نے کیا اور اس میں گوجرانوالہ کے تمام اسرہ جات سے رفقاء اور حباب نے شرکت کی۔

شرکاء کی تعداد تقریباً 600 تھی۔ خطاب میں روزے کی عبادات کا حاصل، اس کی اہمیت اور فضائل کا ذکر کیا گیا اور آنے والے حاضرین کو گوجرانوالہ مرکز میں ہونے والے دورہ ترجمہ قرآن کی ترتیب اور اس میں شرکت کی ترغیب دلائی گئی۔ پروگرام کے اختتام پر ستابچہ قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں بھی تقسیم کیا گیا۔

**منڈی بہاؤ الدین تنظیم: 29 مارچ بروز اتوار مرکز تنظیم اسلامی پچالیہ میں استقبال**

رمضان کے سلسلے میں پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں باقی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرا راحمد رحمة اللہ

کے 2 خطابات ”استقبال رمضان اور روزے کی اہمیت“ اور ”فضیلت، عظمت صیام و قیام رمضان“ بذریعہ و یہودی چلائے گئے۔ دونوں پروگراموں میں احباب کی کل حاضری تقریباً 50 رہی۔

سیالکوٹ تنظیم: کیم اپریل بروز جمعہ جامع مسجد احیائے دین مرکز تنظیم اسلامی

سیالکوٹ میں خطاب میں ”استقبال رمضان“ کے موضوع پر مقامی امیر تنظیم اسلامی

سیالکوٹ حافظ نیم صدر بھٹے نے خطاب کیا۔ جس میں ”روزہ اور رمضان کی اہمیت اور

فضیلت“ پر گفتگو کی اور حاضرین کو دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

ڈسکے تنظیم: ڈسکے تنظیم کے زیر اہتمام ہونے والے ماہانہ تربیتی اور دعویٰ پروگرام میں

”استقبال رمضان“ کے موضوع پر مقامی امیر ڈاکٹر عاشر حسن نے ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کیا۔

جس میں 16 رفقاء اور تقریباً 17 حباب نے شرکت کی۔

حلقة خیر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

اممال بھی سب سبق حلیم ناور پشاور میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ اسی

## مظفرگڑھ میں استقبال رمضان پروگرام

حلقة پنجاب جنوبی میں رقبہ کے مخاطب سے سب سے بڑا ضلع مظفرگڑھ ہے۔ مختار جام عابد حسین کا تعلق بھی اسی علاقے سے ہے۔ ان کی آن تحکم محنتوں و کوششوں سے مختلف مقامات پر حلقہ ہائے دروس جاری ہیں۔ مظفرگڑھ کے نئے رفق جناب محمد انصاف نے اور مختار جام ارشاد الحق نے جھنگ روڈ پر ایک ”استقبال رمضان“ پروگرام رکھا۔ جس میں ملتان سے ڈاکٹر محمد طاہر خاکوئی، امیر حلقة پنجاب جنوبی مرزا قمر ریس بیگ اور فقیب اعلیٰ جام عابد حسین 23 مارچ 2022 کو بعد نماز عصر آصف کے گھر پہنچ۔ نماز مغرب کے بعد انہوں نے اطاعت اللہ بمقابلہ اطاعت نفس دونوں کو واضح کیا اور قرآنی آیات و احادیث مبارکہ کی روشنی میں اطاعت اللہ و رسول کی اہمیت کوجاگر کیا۔ ان کے بعد جناب مرزا قمر ریس نے استقبال رمضان سے متعلق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت پر درس دیا اور رمضان اور قرآن کی اہمیت کوجاگر کیا۔ نیز تنظیم کے پیش فارم پر ملتان میں جو دورہ ترجمہ القرآن و خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام ہو رہے ہیں ان سے آگاہی فرمائی۔ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد مختار جام ڈاکٹر محمد طاہر خاکوئی ”عظمت قرآن“ کے موضوع پر ایک گھنٹہ خطاب فرمایا اور تعلیم و تعلم القرآن کی اہمیت کو سورۃ الرحمن کی ابتدائی 4 آیات کی روشنی میں واضح کیا۔

## حلقة کراچی شمالي کے زیراہتمام استقبال رمضان پروگرام

حلقة کراچی شمالي کے تحت ہونے والے استقبال رمضان پروگرام کی تفصیلات ذیل میں درج ہیں:

سرجنی ناؤں میں استقبال رمضان کے 26 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 136 رفقاء، 146 رفیقات اور 1558 احباب نے شرکت کی۔ نیو کراچی میں استقبال رمضان کے 9 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 70 رفقاء، 130 رفیقات اور 160 احباب نے شرکت کی۔ ناظم آباد میں استقبال رمضان کے 17 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 130 رفقاء، 17 رفیقات اور 407 احbab نے شرکت کی۔ نارتح ناظم آباد بفرزوں میں استقبال رمضان کے 26 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 121 رفقاء، 27 رفیقات اور 1947 احbab نے شرکت کی۔ فیڈرل بی ایریا میں استقبال رمضان کے 30 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 272 رفقاء، 104 رفیقات اور 2020 احbab نے شرکت کی۔ شادمان ناؤں میں استقبال رمضان کے 20 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 163 رفقاء، 22 رفیقات اور 452 احbab نے شرکت کی۔ بحری ناؤں میں استقبال رمضان کے 17 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 129 رفقاء، 170 رفیقات اور 237 احbab نے شرکت کی۔ اور گی ناؤں میں استقبال رمضان کے 11 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 106 رفقاء، 120 رفیقات اور 407 احbab نے شرکت کی۔ بلڈی ناؤں میں استقبال رمضان کے 8 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 47 رفقاء اور 156 احbab نے شرکت کی۔ گشناں معمار میں استقبال رمضان کے 18 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں 118 رفقاء، 26 رفیقات اور 458 احbab نے شرکت کی۔ حلقة کی سطح پر 182 پروگرام منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں جموعی طور پر 1292 رفقاء، 762 رفیقات اور 1680 احbab نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص کے ساتھ دین میں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(رپورٹ: سید محمد سلمان، امیر حلقة کراچی شمالي)

## حلقة حیدر آباد کے زیراہتمام استقبال رمضان پروگرام

18 مارچ 2022ء کو مسجد جامع القرآن، گلشن حمر قاسم آباد میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شیعہ محدث لکھنؤی نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں شرکاء کی تعداد 240 تھی۔ 18 مارچ 2022ء کو قرآن مرکز لطیف آباد، یونٹ نمبر 2 میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض محمد فاروق ناغز نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 60 رفقاء اور احباب نے شرکت کی۔ 23 مارچ 2022ء کو قرآن مرکز لطیف آباد، یونٹ نمبر 2 میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض محمد فاروق پاشانے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 90 رفقاء اور احbab نے شرکت کی۔ 24 مارچ 2022ء کو قرآن اکیلی، نندہ آدم میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شیعہ محمد لکھنؤی نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 120 رفقاء اور احbab نے شرکت کی۔ 25 مارچ 2022ء کو قرآن مرکز لطیف آباد، یونٹ نمبر 2 میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض محمد فاروق ناغز نے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 30 رفقاء اور احbab نے شرکت

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر

اور تم خور ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

جناب محمد ا صف نے اس پروگرام کی خوب تشبیہ کی۔ 100 کے قریب افراد نے جمیع سے مکمل پروگرام سنا۔ نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر شرکت کی۔ موصوف مظفر گڑھ میں قرآن اکیلی کے مرکز کے قیام کے لیے جگد دینے کا عزم مضموم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایثار و جذب کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین! پروگرام میں مکتبہ کا مقابل بھی لگایا گیا۔ (رپورٹ: شوکت حسین انصاری)

## حلقة سرگودھا دیڑش کے زیراہتمام استقبال رمضان پروگرام

مختلف مقامات پر استقبال رمضان کے حوالے سے درج ذیل پروگرام ہوئے۔

امیر حلقة سرگودھا نے مسجد جامع القرآن سرگودھا میں سرگودھا کی دونوں مقامی تبلیغیں کے اراء و رفقاء و احbab کا ایک اجلاس بلا یا تھا جس میں رمضان المبارک کی آمد سے قبل حلقة میں مجوزہ پروگراموں کو ترتیب دیا گیا۔ اسی اجلاس میں طے پایا کہ سرگودھا کے دونوں مقامی امراض میں گھریلہ پروگرام بعد نماز تراویح منعقد کیا کریں گے۔ امیر حلقة نے ہال میں خلاصہ مضامین قرآن کا پروگرام بعد نماز تراویح منعقد کیا کریں گے۔ مسجد جامع القرآن سرگودھا میں ہونے والے دورہ ترجمہ قرآن اور الصدقہ سوئرے سکول کے ترغیب و تشویق دلائی۔ اس کے علاوہ رجوع ای القرآن کی بینڈ بزرگی تقدیم اور اس حوالے سے امیر محترم کے خط کو علماء اور خطباء اور مساجد تک پہنچانے کی ترتیب بنائی گی۔

مقامی امیر میانوالی محترم نورخان نے مسجد بیت الحکم میانوالی میں رفقاء و احbab کا ایک مشترکہ اجلاس بلا کر مسجد بذا میں ہونے والے خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام میں شمولیت کی ترغیب و تشویق دلائی۔ علاوہ ازاں رجوع ای القرآن بینڈ بزرگی تقدیم اور امیر محترم کے خط کو علماء اور خطباء اور مساجد تک پہنچانے کی ترتیب بنائی گی۔

مرکز جوہر آباد میں نقیب مفسد اسرہ جوہر آباد خالد ویم نے استقبال رمضان کا پروگرام منعقد کر کے محترم نورخان کو خاصی خطاب کی دعوت دی۔ انہوں نے پروگرام میں شرکت فرمائے کہ قرآن سے ہمارے تعلق کے موضوع پر خطاب فرمایا اور رمضان کے پروگراموں میں شرکت کی ترغیب و تشویق دلائی۔ جوہر آباد میں بھی رجوع ای القرآن کے بینڈ بزرگ اور علماء کرام کو امیر محترم کا خط پہنچایا گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: رفع الدین شیخ)

## حلقة کراچی وسطیٰ کے زیراہتمام استقبال رمضان اجتماعات

09 اپریل 2022ء مقامی تنظیم کے تحت استقبال رمضان کے 136 اجتماعات

منعقد ہوئے جس میں 21,624 حضرات اور 8024 خواتین نے شرکت کی ہے۔ علاوہ ازیں کچھ مقامی تنظیم نے دعویٰ کیپ کی طرز پر کیپ لگ کر لوگوں کو دعوت دی، کچھ نے دعوت کے حوالے سے سوچل میڈیا کا بھر پور استعمال کیا، کچھ نے پیڈ میڈیا بر جز بیز زار اور رکشہ فلکس کے ذریعے عموم الناس تک آگاہی پہنچائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی کی آخری سانس تک دین میں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: عارف جمال فیاضی)

کی۔ لیکن اپریل 2022ء کو مسجد جامع القرآن، گلشن سحر قسم آباد میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شفیع محمد لاکھونے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 180 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ لیکن اپریل 2022ء کو حرمین پیلس، نزد پیشہ ٹینک ناوار مارکیٹ حیدر آباد میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شفیع محمد لاکھونے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 70 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ کم اپریل 2022ء کو خواجہ فلیٹ، نزد آنکھوں کا ہسپتال، حیدر آباد میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض شفیع محمد لاکھونے انجام دیئے۔ اس پروگرام میں 50 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

(رپورٹ: شفیع محمد لاکھو، امیر حلقة پنجاب پوٹھوہار)

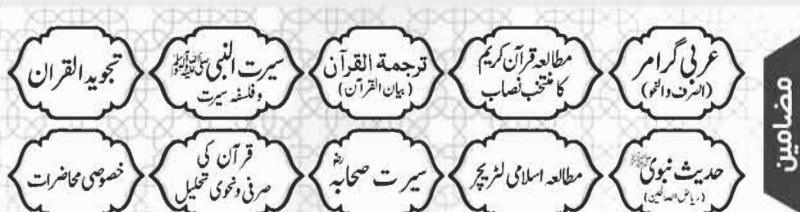


**اجمٌع مُهْمٌمُ القراء** داخلہ جاری ہے  
اسلام آباد کے زیر انتظام  
قرآن اکیڈمی میں

**فہم القرآن کورس** ایک سالہ  
تعالیٰ خواتین و حضرات کے لیے  
2022-23



داخلہ کے لیے ان شرودیو لاڈیزی ہے  
7 میگی برداشت شام 5 بجے رات | 8 میگی برداشت شام 10 بجے 2023



(صحیح) بہت راتوار

صبح	صبح	شام
ترجیح و تشریح کورس 9:00 تا 11:00 بجے	01:00 تا 08:00 بجے	09:15 تا 05:45 بجے
خواتین و حضرات کمپنی چک کیپس	صرف خواتین کے لیے (باعث کی سوت کے ساتھ)	صرف خواتین کے لیے (باعث کی سوت کے ساتھ)
آن لائن رجسٹریشن کیلئے	0. قرآن کپکشی کی پیشگوئی	0. سیاست کپکش کی پیشگوئی

پاکستان اور بیرون ملک طلباء کیلئے **Online** رات 8:00 تا 11:00 بجے

[qalsb.org/register](http://qalsb.org/register)

پیسوونٹ اسلام آباد

قرآن کپکشیس پیسوونٹ

نزد نیلوں فیضیل اسلام آباد

0318-1527589

0300-5211275

<https://bit.ly/3u6OMxC>

قرآن اکیڈمی غوری تاؤن

ملت کا لوپنی، اسلام آباد ایکسپریس وے

نزد لیڈر چلدرن پارک روپالپوری

غوری تاؤن فیز ۵ اسلام آباد

0311-5354500

0333-5354500

<https://bit.ly/3ukcqXH>

لائقہ پنجاب پوٹھوہار کے زیر انتظام  
استقبال رمضان پروگرام

حلقة پنجاب پوٹھوہار کے زیر انتظام درج ذیل  
پروگرام ہوئے۔

کم اپریل 2022ء کو مسجد القدس تراول، چکوال میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض مولانا خرم شہزاد بٹ نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 22 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 19 اپریل 2022ء کو ففتر تنظیم اسلامی، چکوال میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض محمد شہزاد بٹ نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 20 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 19 اپریل 2022ء کو مسجد امین چکوال موز، سوهاہ میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض حافظ ندیم مجید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 10 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 27 اپریل 2022ء کو مرکز بیان القرآن، جبل میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض عاقب جاوید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 45 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 30 اپریل 2022ء کو موتی مسجد ساگری میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض حافظ ندیم مجید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 30 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 31 اپریل 2022ء کو مسجد موضع آہیر، گوجران میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض حافظ ندیم مجید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 06 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 31 اپریل 2022ء کو مسجد دارالسلام، گوجران میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔ مدرس کے فرائض عاقب جاوید نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں 35 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 31 اپریل 2022ء کو کشمیر اسلام مک منڈر، میر پور میں استقبال رمضان پروگرام ہوا۔

الداعی الی الخیر: انجمن خدام القرآن اسلام آباد  
بان: ڈاکٹر اسلام



”قرآن اکیڈمی ڈینفس کراچی جنوبی“ میں

28 جون 2022ء (بروز ہفتہ نماز عصر تا بروز جمعہ المبارک نماز جمعہ)

## بیانی و مالکیت ملکیتی کوہاٹی کوہاٹی

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔

گزارش ہے کہ دستیاب مواد کامطالعہ کر کے تشریف لائیں:- ☆ اسلام کا انتظامی منشور

زیادہ سے زیادہ رفتاء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں۔ (موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لاکیں)

(در) 05 جون 2022ء (بروز جمعہ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

## امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب

مواد کامطالعہ کر کے تشریف لائیں۔ ☆ اسلام کا انتظامی منشور (سیاسی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ امراء، نقباء و معاونین پروگرام میں شریک ہوں۔ (موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لاکیں)

برائے رابطہ: 021-34306041 / 0321-2192701

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 042(35473375-78)

مکان: شبانیہ شیخ

موس : فاطمہ سلام الرحمن

## رجوعِ الْقَرآنِ حکیمت

### آغاز

درج ذیل اکیڈمی میز میں

23 مئی 2022ء

بروز پیغمبر

دورانیہ: 10 ماہ



### افتتاحی تقریب

قرآنِ کریم تقریب

22 مئی 2022ء

اوایضح ۹ جمعے

محفوظین تبلیغ شرکت

بایوپڑہ انتظام

صبح 08:45 تا دوچہرہ 01:00 بجے

پنیر تا جمعہ

### سالِ دوسری

مفتادین تدریس

علوم القرآن

علم العقیدہ

بيان القرآن

تفسیر القرآن

اصول التفسیر

قرآن حکیم کا منتخب نصاب

علم الحدیث

اصول الحدیث

رسیرت النبی ﷺ

تو سیعیٰ حاضرات

اصول الفقہ

فقہ العبادات

ترجمہ قرآن حکیم مع ترتیب

الفکر الاسلامی

### سال اول

عرنی گرامر

ناظہ و قرآن حکیم تو یو

عقیدہ و فضہ

فکر اسلامی

حدیث و حدیث

فقہ المعاملات

اللغة العربية و ادبها

ہائلی سیورس قرآن اکیڈمی پیشہ آباد

میں صرف حضرات کے لیے دستیاب ہے

رسیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

ہائلی سیورس قرآن اکیڈمی پیشہ آباد

میں صرف حضرات کے لیے دستیاب ہے

جامع مسجد بنت کعبہ سمن آباد لاہور میں امامت کے  
لیے خوش الحان حافظ قرآن کی ضرورت ہے جو مواعی  
درس قرآن کا مزاج بھی رکھتا ہو۔ درس نظامی مکمل کر  
لیا ہو۔ شادی شدہ رفق تنظیم کو ترجیح دی جائے گی۔

کمپیوٹر و کامپیوٹر کی تعلیم کی صورت میں اضافی مشاہرہ  
کی گنجائش ہے۔ (اس صورت میں ملتزم رفقین ہونا  
چاہیے) رہائش مع مکانیکیں احتاط مسجد میں موجود ہے۔  
جامع مسجد بنت کعبہ N-866 پونچھ روڈ، سمن آباد، لاہور  
فون: (042)3542134

### دعائے مغفرت

مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت کے معاون حافظ شفیق الرحمن  
وفات پاگئے۔

حلقہ لاہور غربی کے رفقی مظہرا حمد خان حکیم وفات پاگئے۔

حلقہ کراچی وسطیٰ گلشنِ اقبال کے رفقی سید محمد ابی زاغ  
وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0300-2242042

حلقہ جنوبی پنجاب، ملتان کے رفقی جناب عاطف  
معراج کی والدہ وفات پاگئی۔

برائے تعزیت: 0322-80788686

ملتان کینٹ کے رفقی تظییم ڈاکٹر ساجد اقبال کی نافی  
وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0302-74399595

ملتان شمالی کے رفقی تظییم محترم عبدالکریم بزدار کے  
چھوٹے بھائی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0333-7981982

ملتان کینٹ کے رفقی جناب محمد ناصر امیں خان  
کے سر و فات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0321-7487007

رفیق تظییم اسلامی اور قرآن اکیڈمی، لاہور کے  
سینئرڈ رائیور محمد شریف کے ماموں وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0346-4554750

ممتاز حلقہ جنوبی پنجاب شوکت سین انصاری کی  
پھوپھی زادہ بن وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0322-6187858

اللتح تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان  
کو صبر حمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے  
واعیے مغفرت کی اچیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَأَرْحَمْهُمْ  
فِي رَحْمَتِكَ وَحَسِنَتُهُمْ حَسَابًا لَّيَسِرُّا

# Indian regime, media froth with anger over Ilhan Omar's visit to Azad Kashmir

Ilhan Omar, member of the US House of Representatives, on a four-day visit to Pakistan, also went to Azad Kashmir on April 21 where she met the President in Muzaffarabad, the state capital. Her visit to Azad Jammu and Kashmir (AJK) and meeting with President Sultan Mehmood sent the fascist regime in India into a frenzied reaction. Indian External Affairs Ministry spokesman, Arindam Bagchi, huffed and puffed like the big bad wolf but he could do little to stop the visit or prevent the US Congresswoman from making a bold statement through her visit. Bagchi said the Indian regime had "noted" Omar's visit to "a part of the Indian Kashmir that is currently illegally occupied by Pakistan."

Really?

It is India that has illegally occupied the state of Jammu and Kashmir. Most Kashmiris reject India's occupation and have for decades demanded that a referendum (plebiscite) under UN-supervision be held to determine the state's future. This is enshrined in more than a dozen Security Council resolutions.

India stubbornly refuses to abide by its own pledges to the people of Kashmir, and to the world. Bagchi had the gall to say: "If such a politician [Ilhan Omar] wishes to practice her narrow-minded politics at home, that may be her business. But violating our territorial integrity and sovereignty in its pursuit makes it ours. This visit is condemnable." Most Kashmiris would reject Bagchi's pathetic statement. Following Congresswoman Ilhan Omar's meeting with President Sultan Mehmood, the Kashmir government statement said she had vowed to join hands with other members in the US Congress for "solidarity with Kashmiris and raise the plight of Kashmiris in the Biden administration."

The fact is that India has illegal occupied two-thirds of the state of Jammu and Kashmir ever since it landed its troops on October 27, 1947 in Srinagar, the state capital. Even while indulging in such

brazenly illegal act, then Indian Prime Minister Jawahar Lal Nehru pledged in repeated statements that the future of the state will be determined by ascertaining the wishes of the people. True to form, Nehru was being hypocritical. He had no intention of holding a referendum even while his representatives pledged at the UN that they would allow a referendum to be held as soon as circumstances permitted. Once India tightened its military grip on the state, it started to back out of its pledge. Today, its officials make scandalous statements claiming Kashmir is an integral part of India.

Neither the Kashmiris nor the rest of the world recognizes this fraudulent claim. The state of Jammu and Kashmir remains disputed territory on the books of the United Nations. Ilhan Omar's visit to Kashmir is a bold reflection of this reality even if other western politicians tiptoe through the issue and refuse to condemn Indian crimes against the Kashmiris.

She has previously condemned India's well-documented human rights abuses in Indian occupied Jammu and Kashmir (IOJK). "We should be calling for an immediate restoration of communication, respect for human rights, democratic norms, and religious freedom, and de-escalation in Kashmir," Congresswoman Omar tweeted in 2019. This followed India's unilateral abrogation on August 5, 2019 of the autonomous status of Indian occupied Jammu and Kashmir. Preceding this was a massive crackdown by Indian occupation forces that has intensified since the illegal act of August 2019.

True to form, Indian trolls indulged in abusive social media attacks against Ilhan Omar. She has remained undeterred. Surely, the people of Kashmir would appreciate such support.

**Courtesy:** <https://muslimskeptic.com/>

# مکتبۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور

وفاق المدارس سے الحاق شدہ

بانی: داکٹر راجحہ

۱۹۱۔ اتنا ترک بلاک، نیو گارڈن، لاہور

”تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سیکھیں  
اور دوسروں کو قرآن سکھائیں۔“ (حدیث نبوی ﷺ)

درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک (آرٹس، سائنس)۔ ایف اے۔ آئی کام۔ بی اے اور ایم اے کے خواہش مند طلبہ کے لیے تمام درجات (ثانویہ عامہ۔ ثانویہ خاصہ۔ عالیہ اور عالمیہ) میں

## داخلہ شروع

### اہلیت برائے داخلہ

- ✿ برائے درجہ ثانویہ عامہ (درجہ اولیٰ) آٹھویں جماعت پاس۔ میٹرک پاس کوتر جمع دی جائے گی۔
- ✿ برائے درجہ ثانویہ خاصہ (درجہ ثالثہ۔ درجہ رابعہ) میٹرک مع درجہ ثانیہ پاس۔
- ✿ برائے درجہ عالیہ (درجہ خامسہ۔ درجہ سادسہ) ایف اے مع درجہ رابعہ پاس۔
- ✿ برائے درجہ عالمیہ (موقوف علیہ۔ دورہ حدیث) بی اے مع درجہ سادسہ پاس۔

### خصوصیات

### شیڈول برائے داخلہ

دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم لازمی	داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 مئی 2022ء
حافظ۔ ذہین اور مستحق طلبہ کے لیے مراعات	اٹھرو یا اور تحریری ٹیکسٹ
وفاق المدارس العربیہ اور لاہور بورڈ پنجاب یونیورسٹی کا نصباب	25 مئی 2022ء
نمایاں پوزیشن لینے والے طلبہ کے لیے وظائف	26 مئی 2022ء کلاسز کا آغاز

### المعلم

حافظ عاطف و حیدر، ہبھتمن  
ریاض اسماعیل، پرنسپل

### برائے معلومات

دفتری اوقات کے دوران 042-35833637  
دفتری اوقات کے بعد 0301-4882395

## MULTICAL-1000

Calcium Lactate Gluconate



Energize the Summer  
with Calcium advantage  
Takes away Malaise,  
Fatigue & Heat Exhaustion



## MULTICAL -1000

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients  
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD  
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan  
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your  
**Health**  
our **Devotion**